رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵؎ ششماہی ۸؎ سہ ماہی ۴؎ ۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۱۱۳	مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ - نومبر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آپ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب فتح اسلام - توضیح مرام سچائی کا اظہار اور انجام آتھم کا امتحان لیا گیا جس میں بعض مقامی احباب شریک ہوئے۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی دو مستورات نے بھی شمولیت اختیار کی۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ اور نظارت بیت المال کی طرف سے حکیم فیروز الدین صاحب انجمن ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے معائنہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

کل ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ صاحب آف قصور نے اپنے لڑکے مرزا محمد اشرف بیگ کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں بہت احباب مدعو کئے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بے حجاب مکالمہ الٰہی نہایت نادر الوقوع نعمت ہے

خدا اس طریق سے بھی سست اور غافل بندوں کو آزماتا ہے۔ کہ کبھی کوئی فقرہ یا عبارت کسی کے دل پر یا زبان پر جاری کیجاتی ہے۔ اور وہ شخص اندھے کیطرح ہو جاتا ہے۔ نہیں جانتا کہ وہ عبارت کہاں سے آئی خدا سے یا شیطان سے۔ سو ایسے فقرات سے استغفار لازم ہے۔ لیکن اگر ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب مکالمہ الٰہی شروع ہو جائے اور مخاطبہ اور مکالمہ کے طور پر ایک کلام روشن۔ لذیذ۔ پُرمعنی۔ پُرحکمت پوری شوکت کے ساتھ اس کو سنائی دے۔ اور کم سے کم بارہا اس کو ایسا اتفاق ہو۔ کہ خدا میں اور اس میں عین بیداری میں دس مرتبہ سوال و جواب ہوا ہو۔ اس نے سوال کیا۔ خدا نے جواب دیا۔ پھر گزارش عاجزانہ کی۔ خدا نے اس کا بھی جواب عطا فرمایا۔ ایسا ہی دس مرتبہ تک خدا میں اور اس میں باتیں ہوتی رہیں۔ اور خدا نے بارہا ان مکالمات میں اس کی دعائیں منظور کی ہوں۔ عمدہ عمدہ معارف پر اس کو اطلاع دی ہو۔ آئندہ کے واقعات کی اس کو خبر دی ہو۔ اور اپنے مربیانہ مکالمہ سے بار بار کے سوال و جواب میں اس کو مشرف کیا ہو۔ تو ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہیئے۔ اور سب سے زیادہ خدا کی راہ میں فدا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ خدا نے محض اپنے کرم سے اس کو اپنے تمام بندوں میں سے چن لیا۔ اور ان صدیقوں کا اس کو وارث بنا دیا۔ جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یہ نعمت نہایت ہی نادر الوقوع ہے۔ اور خوش قسمتی کی بات ہے جس کو ملی۔ اس کے بعد جو کچھ ہے وہ ہیچ ہے۔

(البدر ۱۲ ۔ ۱۱۔ ۵۶)

جماعت ہائے احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

بنوں

یکم نومبر یوم التبلیغ کے موقعہ پر اہلیہ صاحبہ بابو قمر الدین صاحب کی صدارت میں مقامی لجنہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ صدر صاحبہ نے بڑی خوش اسلوبی سے غیر احمدی خواتین کو جلسہ میں مدعو کیا۔ نیز ہندو خواتین بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ جلسہ گاہ میں تقریباً اسی کے قریب مسلم اور غیر مسلم خواتین موجود تھیں۔ احمدی خواتین نے تقریریں کیں۔ جو بہت مؤثر ثابت ہوئیں۔

سیکرٹری

علی پور کھیڑہ ضلع بمبئی

یکم نومبر گاؤں کے غیر احمدی دوستوں کو بلا کر اول درس القرآن بعد ازاں وفات عیسیٰ اور ختم نبوت کے مسائل ذہن نشین کرائے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد۔ دعویٰ مجدد اور نبی کی تفصیلات سمجھا کر ان اعتراضوں کے جواب دیئے جو ان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ۸ بجے کے بعد غیر احمدیوں کے مکانوں اور دوکانوں پر پہنچ کر معہ احمدی بچوں کے تبلیغ کی۔ ۴ بجے تک گفتگو مختلف مسائل پر ہوتی رہی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہے۔

خاکسار۔ محمد ظہیر الدین

ماہل پور

یکم نومبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ ۵ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ "آسمانی آواز" اور "احمدیت کیا ہے" ساٹھ کے قریب تقسیم کئے گئے۔ اور ہوشیارپور سے ٹریکٹ "شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اور "دس قرآنی آیات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت" بیس بیس کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ بہترین نتائج مرتب فرمائے۔

خاکسار۔ رشید احمد

بھینی بانگر

یکم نومبر۔ موضع بھینی بانگر کے چھ احباب برائے تبلیغ موضع ہنڈوری گئے۔ وہاں چند آدمی اپنے کھیت میں کام کر رہے تھے انہیں تبلیغ کی گئی ایک شخص نے کچھ اعتراض کئے جن کے جواب تسلی بخش دئے گئے۔ کچھ اور لوگ بھی آ گئے اور اس طرح تبلیغ کا اچھا موقعہ مل گیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر گاؤں گئے۔ اور چند دوستوں کو تبلیغ کی۔

خاکسار:۔ سکندر علی

کریام

یکم نومبر۔ بر مکان حاجی غلام احمد صاحب چار غیر احمدیوں کو ٹی پارٹی دی گئی بعدہ انہیں تبلیغ کی گئی۔ اس کے بعد مختلف دیہات میں تبلیغ کرنے کے لئے چار وفد بنائے گئے۔ وفد نمبر ۱ نے ہیالہ اور بیرساں میں تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ زمینداروں کو کھیتوں میں جا کر تبلیغ کی۔ وفد نمبر ۲ نے بیگم پور۔ نواں شہر میں ۱۶ کس کو تبلیغ کی۔ وفد نمبر ۳ نے حسن چک میں ۱۲ کس کو تبلیغ کی۔ وفد نمبر ۴ نے کریہہ میں ۳۵ کس کو تبلیغ کی۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نے پانچ اشخاص کو تبلیغ کی اور اپنے مکان پر ایک معزز سید کو تبلیغ کی۔ باقی احباب نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ گھمٹاروں میں ۱۴ کس کو تبلیغ کی گئی۔ ایک خاکروب مسلمان ہو کر احمدیت میں داخل ہوا۔ جس کا اسلامی نام عبد الکریم رکھا گیا۔ تقریباً ایک سو گیارہ اشخاص کو تبلیغ کی گئی اور یک صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(نامہ نگار)

مڈھ رانجھہ

یکم نومبر جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ نے یوم التبلیغ منایا۔ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک بازار میں تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ پھر ۱۲ بجے شام تک تمام احباب نے فرداً فرداً لوگوں میں تبلیغ کی۔ مغرب کی نماز کے بعد رات کے ۹ بجے تک دوسرا اجلاس بھی بازار میں کیا گیا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہے۔

خاکسار۔ مہدی شاہ

جالینوس و شیخ الرئیس بو علی سینا کا متفقہ نسخہ

عرق ماء اللحم انگوری دو آتشہ

مفرح۔ مولد مصفی خون۔ فرحت افزا۔ اس میں کوئی جزو خلاف کسی مذہب کے شامل نہیں۔

تندرستی ہزار نعمت ہے

طاقت اور تندرستی ہی سے آدمی زندگی کا لطف اٹھاتا ہے۔ آپ بھی کچھ عرصہ تک عرق ماء اللحم دو آتشہ کا استعمال برابر جاری رکھیں۔ پھر آپ بھی مسرت و راحت محسوس کرنے لگیں گے۔ آپ دن میں تنومند اور ہوشمند اور رات کو خوب مزے سے سوئیں گے۔ بچے سے لیکر پیر فرتوت سال سب کو صحت کامل بخشتا ہے۔ ہزارہا اسناد و روساء و حکما موجود ہیں۔

قیمت فی بوتل (۱۲ خوراک) عہ دو روپے۔ درجن عہ ۲۰ روپیہ

نسخے کے اجزا یہ ہیں

انگوری سیب ناشپاتی اور دیگر تازہ میوہ جات بری و بحری پرند خصوصاً مرغابی تیتر بٹیر مرغ وغیرہ کئی سو جڑی بوٹیاں جو حد درجہ مولد اور مصفی خون ہیں مشک عنبر زعفران کشمیری شامل کر کے کشید کیا جاتا ہے۔

ہمارا عرق ماء اللحم دو آتشہ

خوشبودار خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے۔ جس گلاس میں ڈال کر ایک دفعہ پیا جائے۔ اس میں خواہ مخواہ بار بار پانی پینے کو جی چاہتا ہے۔ جو لوگ عادتاً شراب پیتے ہیں وہ اس کو باڈی گارڈ سمجھیں۔ بوڑھوں کے لئے عصائے پیری ہے۔

دو بوتل سے کم باہر روانہ نہیں ہوتا

ترکیب استعمال ہر بوتل پر درج ہوتی ہے۔

پتہ:۔ دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

خاکی ٹول اور خاکی زین کے نمونے

ضرورت ہے۔ خاکی ٹول اور خاکی زین وغیرہ اور فاٹیلسٹ سوت نمبر ۱۲ سے نمبر ۲۰ تک کے نمونہ جات اور تھوک نرخوں کی۔

سکرٹری صیغہ تجارت تحریک جدید۔ قادیان

اطلاع نامہ بابت تاریخ مقررہ برائے تصفیہ اشتہار نیلام (آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب سب جج صاحب درجہ چہارم مقام چکوال

مقدمہ نمبر ۳۵ ۱ بابت ۱۹۳۶ء

رام داس نابالغ ولد رام چند بر فاقت رام چند سکنہ ٹھوہا محرم خان تحصیل تلہ گنگ

ڈگری دار

بنام

رام داس سکنہ ٹھوہا محرم خان تحصیل تلہ گنگ۔ رام داس ولد گوپال سنگھ سکنہ ٹھوہا محرم خان تحصیل تلہ گنگ

مدیون ڈگری

پیشی ۸ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگری دار نے واسطے نیلام اراضی کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا تم کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۸ ماہ ۱۲ ۱۹۳۶ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۵ ماہ ۱۱ ۱۹۳۶ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط۔ جج) (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library

سٹروعہ

یکم نومبر جماعت احمدیہ سٹروعہ کے احباب نے فرداً فرداً اور وفود کے ذریعہ تبلیغ کی۔ الحمد للہ کوئی فساد نہیں ہوا۔ بلکہ امن سے تبلیغ کی گئی۔ بیس دیہات میں قریباً ایک ہزار نفوس کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ ٹریکٹ قریباً تین سو تقسیم کئے گئے۔
خاکسار عبدالمالک خان

کلانور

یکم نومبر شیخ گلاب الدین صاحب نے ٹریکٹ دیوانِ حالی کا فیصلہ ۷۰ عدد مختلف غیر احمدیوں میں تقسیم کئے۔ تین چار ہندوؤں کو بھی دیئے گئے۔ اس کے علاوہ دو غیر احمدیوں کو انہوں نے تبلیغ کی۔ اسی طرح سردار محمد صاحب نے ٹریکٹ مذکورہ بالا کئی غیر احمدیوں کو پڑھ کر سنایا پڑھنے والوں نے اس کی تعریف کی۔ خاکسار بازار میں ایک احمدی بھائی کی دوکان پر بیٹھ گیا۔ اور مختلف غیر احمدی گاہک آنے والوں کو تبلیغ کرتا رہا۔ خاکسار مبارک بیگ

گوجرانوالہ

یکم نومبر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے سارا دن تبلیغ میں صرف کیا۔ ریلوے اسٹیشن بازاروں اور محلوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔ دیہات میں بھی ایک وفد تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔
خاکسار محمد شفیع اسلم

طالب پور پھنگواں

یکم نومبر احباب نے حسب ذیل دیہات میں تبلیغ کی۔ گورداسپور۔ فوجے پور۔ گاؤڑیال مہدی پور۔ کشن پور۔ تبلیغ تقریباً ۱۵۰ اشخاص کو کی گئی۔ ٹریکٹ آسمانی آواز۔ احمدیت کیا ہے۔ تبلیغ حق۔ خلیفہ قادیان ۵۰ کے قریب تقسیم کئے گئے۔ گورداسپور میں تبلیغ کا اچھا اثر ہے۔ خاکسار محمد سعید احمد قریشی

عارف والا

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ عارف والا کے تمام اصحاب نے یکم نومبر کو غیر احمدیوں میں تبلیغ کی۔ صورت انتظام یہ تھی۔ کہ چار وفود بنا کر محلہ وار تبلیغ کی گئی۔ ایک وفد باہر بھیجا گیا۔ تبلیغ کا اثر دیکھ کر غیر احمدیوں نے رات کو جلسہ کیا۔ امام مسجد نے احمدیوں کے خلاف پبلک کو بھڑکایا۔ خاکسار چراغ دین

ڈیرہ دون

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ڈیرہ دون میں یکم نومبر یوم التبلیغ منایا گیا۔ احباب جماعت نے مختلف حلقہ جات میں جاکر فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ مخالفین سلسلہ کی طرف سے عوام کو متنفر کرنے کے لئے اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے۔ لیکن خدا کے فضل سے مسلمانوں کا سنجیدہ طبقہ ہمارے اشتہارات پڑھ کر اور ہمارے عقائد سن کر بہت خوش ہوا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ہم آئندہ بھی ان کو احمدیہ لٹریچر سے آگاہ کرتے رہیں۔ خاکسار خواجہ عبدالحمید

کاٹھ گڑھ

یکم نومبر انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ نے یوم التبلیغ نہائت شاندار طور پر منایا۔ احباب جماعت کے سات وفود بنائے گئے۔ جنہوں نے بیس دیہات میں تبلیغ کی۔ بعض وفود نے فرداً فرداً غیر احمدیوں کو پیغام حق پہونچایا۔ اور بعض نے اکٹھے ہی بیٹھ کر تبلیغ کی۔ تعلیم یافتہ طبقہ کو مختلف قسم کے ٹریکٹ دیئے گئے ناخواندہ طبقہ کو ٹریکٹ پڑھ کر سنائے گئے احمدی مستورات نے بھی تبلیغ کی۔ بعض کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر سنایا گیا۔
خاکسار عبداللہ خان

ضرورت رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے لئے جو بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل اور شریف دیندار خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو۔ نیز ضروری اوصافِ حمیدہ سے متصف۔ ان کی پہلی بیوی جو سنٹرل پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

چہرے کا رنگ گورا کرنے کی ترکیب

اس بیچاری کا رنگ بہت سانولہ تھا خدا جانے کیا بات تھی اسکا خاوند اس سے خفا رہتا تھا۔ مگر جب اس نے ہمارے دواخانہ کی ایجاد رنگت نواز اپنے چہرہ پر کچھ عرصہ ملی تو اسکے چہرہ کا رنگ رفتہ رفتہ تبدیل ہو گیا۔ ایک مہینہ کے بعد اسنے ہمارے دواخانہ کی لیڈی ڈاکٹر کو لکھا میں گوری ہو گئی ہوں اور اب خدا کا شکر ہے خاوند مجھ سے ناراض نہیں ہے وہ شاید میرے چہرہ کی سیاہی سے گھبراتا تھا خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہو رنگت نواز نے میرے چہرہ کا رنگ گورا کر دیا۔ اب میری زندگی بن گئی۔ کون عورت ہوگی جو اپنا چہرہ سیاہ رکھنا پسند کریگی۔ میں تو جانوں ہر عورت کو رنگت نواز استعمال کر کے اپنے چہرہ کا رنگ گورا کر لینا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی اکروپیہ بارہ آنے (۱؎۱۲) محصولڈاک ۵؎ دو شیشی ۷؎ روپیہ۔ تین اور چار پر ۱۲؎ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔
مینیجر یونائیٹڈ میڈیکل سروس دریا گنج دہلی

نورِ نظر

یا

فرزندِ نرینہ

فرزندِ نرینہ کے لئے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ حاصل کیا ہے جو حضرت حاجی حکیم الامت طبیبِ شاہی مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص معزز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو تحریر کیا تھا جو کہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر پورا یقین تھا کیونکہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستی تحریر کا فوٹو ذیل میں بغرض افادہ عام شائع کیا جاتا ہے

[illegible]

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

[illegible]

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں بھیجا تھا میں تجربہ شدہ ہوں بعض اور دوستوں کو بھی دیا مجرب ثابت ہوا۔ خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

یہ مجرب نسخہ اکثر حالتوں میں جبکہ ضعفِ خون یا کمزوری یا کسی اور مرض سے اٹھرا یا حمل گر جانا یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا ہو کیلئے بہت مفید ثابت ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم نے ان لوگوں کیلئے جو اولادِ نرینہ کو ترستے ہیں یا اٹھرا وغیرہ میں مبتلا ہیں اس نسخہ کے قیمتی و خاص اجزاء کو بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے جس کی قیمت صرف دس روپیہ رکھی جاتی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں۔
(محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت نیز عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ نقشے و اندازے نیز نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ کام نہائت تسلی بخش کیا جائے گا۔
ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجینئرس
محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

بیت المقدس ۷ نومبر۔ فلسطین کی مجلس کبیر عربی نے فیصلہ کیا ہے کہ شاہی کمیشن کا بائیکاٹ کیا جائے۔ مجلس مذکور نے ایک منشور شائع کیا ہے۔ جس میں عربوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین میں یہودیوں کی آمد کا سلسلہ ملتوی کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے کمیشن سے کوئی شخص تعاون نہ کرے

میڈرڈ ۷ نومبر۔ کل صبح باغی فوج نے الکارنس سے پایہ تخت پر گولہ باری شروع کر دی۔ گولے شہر کے وسط میں آکر پھٹتے رہے ہیں۔ فوجی شفاخانہ جو حملہ آوروں کی راہ میں تھا خالی کر دیا گیا۔ شہر کے اس سلسلہ میں کوئی مکان تباہی سے محفوظ نہیں رہا۔ تقریباً تمام سڑکیں ملبہ کے تودوں سے مسدود ہو گئی ہیں۔ سرکاری فوج کے سپاہیوں کی لاشیں راستوں میں پڑی ہیں۔ ہوائی مستقر بالکل تباہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۷ نومبر۔ حکومت ہسپانیہ کمشنر جنگ کو میڈرڈ میں چھوڑ کر ویلنشیا منتقل ہو گئی ہے۔ میڈرڈ میں فوجی گورنر کے سوا حکومت کا کوئی ذمہ دار رکن نہیں رہا

کٹافی ۷ نومبر۔ باغی فوج نے کیبرو ڈیلو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام میڈرڈ سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مراکشی فوج کے حملہ نے سرکاری فوج کے قدم اکھاڑ دیئے۔ باغی فوج کے توپ خانہ کی شدید آتشباری کے بعد مراکشی فوج نے سنگینوں سے حملہ کیا۔ محصور فوج مورچے چھوڑ کر بھاگ گئی۔

بمبئی ۷ نومبر۔ کچھ دن کے امن و امان کے بعد بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ پھر بھڑک اٹھی۔ آج قاتلانہ حملوں کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔ صبح کے وقت ایک مسلمان کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا گیا۔ اس کے بعد دو ہندوؤں کے چھرے گھونپ دیئے گئے۔ فساد زدہ رقبہ میں ان ہولناک واقعات سے خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ پولیس احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے نفاذ کے متعلق حکام غور کر رہے ہیں۔

سنجاریسٹ ۷ نومبر رومانیہ میں آئرن گارڈ کے نام سے فسطائی دہشت انگیزوں کی ایک جماعت موجود ہے۔ اس جماعت کو حکومت نے خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ لیکن اس کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ حال میں اس جماعت کے قائد نے شاہ رومانیہ کو پیغام بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جو مدبرین رومانیہ اور روس کے حامی ہیں۔ یا جو لوگ آئندہ جنگ میں رومانیہ کو روس کا حلیف بنانے کی کوشش کریں گے۔ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

لاہور ۷ نومبر۔ لاہور میں دہشت انگیزی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے کوٹھیوں اور موٹروں کو آگ لگانے کی کوشش کے متعدد واقعات رونما ہوئے اور انقلابی پوسٹر بھی بانٹے گئے ہیں تفتیش کے لئے سی آئی ڈی کا سپیشل سٹاف مقرر کیا گیا ہے۔ اور شہر کے کئی حصوں میں پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے

دہلی ۷ نومبر۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے ملک معظم ایڈورڈ کو برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اہل ہند اس مسرت میں میرے شریک حال ہیں کہ حضور اپنی تاجپوشی کے اعلان کے واسطے دوبارہ ہندوستان آئیں گے۔ ہندوستان آپ کے استقبال کے لئے چشم براہ ہے

لنڈن ۷ نومبر۔ مسٹر اورمسبی گور وزیر نوآبادیات نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ فلسطین کی سیاسی اور اقتصادی حالت کے پیش نظر آئندہ چھ ماہ میں فلسطین جانے والے یہودیوں کی تعداد آٹھ ہزار کی بجائے ۱۸۵۰ کر دی ہے

پونہ ۷ نومبر۔ پونہ ڈسٹرکٹ بورڈ نے ضلع کے قحط زدگان کی امداد کے لئے ۲۶ ہزار روپیہ منظور کیا ہے ان میں سے ۱۲ ہزار ۸ سو روپیہ سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔ اور تین ہزار روپیہ قحط زدہ دیہات میں پانی کی بہم رسانی کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اور باقیماندہ رقم اور متعدد امور پر صرف کی جائیگی

کلکتہ ۷ نومبر۔ کل بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس مجلس عاملہ کی اس قرارداد پر بحث کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ جو فرقہ وار فیصلہ کے متعلق منظور کی گئی ہے۔ تین گھنٹہ تک بحث کرنے کے بعد اجلاس ایک روز کے لئے ملتوی ہو گیا تاکہ اس اثنا میں کوئی ایسا فارمولا دریافت کیا جائے۔ جو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے نزدیک قابل قبول ہو۔ اس اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کی نمائندگان جرائد کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔

بنارس ۷ نومبر۔ کانگرس اور کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے درمیان یوپی کے آئندہ انتخابات میں تعاون کرنے کے لئے مفاہمت ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں مسٹر رفیع احمد قدوائی اور پنڈت مالویہ کے دستخطوں سے ایک بیان بھی شائع ہوا ہے۔

پیرس ۷ نومبر۔ وزیر حربیہ فرانس نے اعلان کیا ہے کہ ضلع جورا میں جو سرحد سوئیٹزرلینڈ کے مدمقابل واقع ہے زمین دوز قلعے بنائے جائیں گے۔ تاکہ کوئی دشمن سوئیٹزرلینڈ کے علاقہ سے تجاوز کر کے فرانس پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ وزیر کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین دوز قلعوں کی ایک اور لائن کو سمندر تک ممتد کیا جائے گا۔ اور اس سکیم کی تکمیل کے لئے پارلیمنٹ سے ۵۰ لاکھ پونڈ کی منظوری حاصل کی جائے گی۔ یہ لائن تکمیل کے وقت ۴۰۰ میل لمبی ہو گی۔

لنڈن ۷ نومبر۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ انگلستان نے دارالعوام میں امور خارجہ کی بحث کا افتتاح کرتے ہوئے دوسری حکومتوں سے برطانیہ کے تعلقات کی تشریح کی اور کہا کہ فرانس اور بیلجیم سے حکومت انگلستان کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ انگلستان اور جرمنی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ غیر ممالک سے خواہ وہ فرانس ہو یا جرمنی یا کوئی اور ملک انگلستان کی دوستی کی شرط یہ ہے۔ کہ اس دوستی کو کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہ کیا جائے جرمنی کا یہ الزام کہ اس کی موجودہ مالی مشکلات انگلستان کی وجہ سے ہیں۔ بالکل بے حقیقت ہے۔ انگلستان جرمنی کی ہمیشہ سے معاونت کرتا رہا ہے۔

کانگرس ۷ نومبر۔ کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی مجلس منتظمہ کا اجلاس ختم ہو گیا۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ کانگرس اور ملک کے نام ایک اپیل شائع کی جائے کہ یکم اپریل کو جب کہ نئے آئین کا نفاذ ہو گا۔ ملک بھر میں ہڑتال رہے۔ کمیٹی نے قرارداد پاس کی جن میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ کانگرس وزارتیں مرتب کرنے کے لئے رجعت پسندوں سے تعاون کر رہی ہے

لنڈن ۷ نومبر۔ شاہی کمیشن فلسطین روانہ ہو گیا ہے۔ رائٹر کے نمائندہ نے کمیشن کے صدر لارڈ پیل سے ملاقات کی لارڈ پیل نے کہا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ ہمیں بہت سے نازک مسائل کا حل سوچنا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے رفقاء نازک ترین مسائل کو بڑی قابلیت سے سلجھائیں گے

لنڈن ۷ نومبر۔ لنکاشائر کے کارخانوں کے بیس ہزار مزدور تنخواہوں میں اضافہ کی خاطر ہڑتال کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ مزدوروں کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہوں میں ۱۴ فی صدی اضافہ کیا جائے کارخانہ داروں اور مزدوروں کے درمیان سلسلہ گفت و شنید جاری ہے

قاہرہ ۷ نومبر۔ حکومت مصر نے مدینہ منورہ میں ہسپتال بنانے کے لئے ۶ ہزار پونڈ حکومت سعودیہ کو دیئے ہیں

لاہور ۷ نومبر۔ کل صبح پٹیالہ ہاؤس میں پنجاب سٹیٹس کونسل کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے مہاراجہ پٹیالہ نے تقریر کی اور پنجاب کے والیان ریاست کو فیڈریشن کے متعلق انتباہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ خود مختار حکمران سرمایہ پرستوں اور زمینداروں سے اتحاد نہیں کر سکتے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

رمضان المبارک میں درس قرآن کریم

امسال رمضان المبارک میں قرآن شریف کے درس کے واسطے قادیان میں مندرجہ ذیل احباب کو مقرر کیا گیا ہے۔

رمضان المبارک کا عشرہ اوّل۔ ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری قرآن شریف کے ابتدائی دس پاروں کا درس دیں گے۔

عشرہ دوم۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ قرآن شریف کے درمیانی دس پاروں کا درس دیں گے۔

عشرہ سوم۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔ قرآن شریف کے آخری دس پاروں کا درس دیں گے۔

یہ درس حسب دستور ہر روز بعد نماز ظہر مسجد اقصےٰ میں ہوا کرے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

نظارت اعلیٰ کا ضروری اعلان

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵/ اکتوبر ۳۶ء کے موقعہ پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے ناظروں کو ہدایت فرمائی تھی۔ کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر اپنی اسکیم ان ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے متعلق تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ جو حضور نے دوران مجلس مشاورت میں فرمائی تھیں۔ لیکن چونکہ مجلس مشاورت کے فوراً بعد سے ہی بعض مستقل ناظر صاحبان بعض خاص امور کی سرانجام دہی کے لئے قادیان سے باہر آن ڈیوٹی بھیجے گئے ہیں اور قائم مقام ناظر صاحبان یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کر کے اس بات کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ کہ ایسی سکیمیں آخر نومبر تک پیش کر دی جائینگی۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے

(قائم مقام ناظر اعلےٰ۔ قادیان)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

(رقم فرمودہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کریں گے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں:

۵۔ اماموں کو چاہیئے خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں:

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (۱۴/ اکتوبر ۱۹۳۶ء)

کبڈی کے مقابلہ میں قادیان کی ٹیم کی کامیابی

قادیان ۸/ نومبر۔ کل اور آج قادیان کی کبڈی ٹیم نے شفیع فرید کا چوک امرتسر کی ٹیم اور فیروز لاہور کی ٹیم کے ساتھ میچ کیا۔ ایک گھنٹہ مقررہ وقت ختم ہونے پر امرتسر کی ٹیم کے چھ کھلاڑی آؤٹ ہوگئے۔ اور قادیان کی ٹیم کے دو۔ دوسرے دن لاہور کی ٹیم سے مقابلہ ہوا۔ اور تھوڑے سے وقت میں ہی لاہور کی ساری ٹیم آؤٹ ہوگئی۔ قادیان کی ٹیم میں حافظ عبدالواحد مسٹر محمد صادق۔ عطاء اللہ ابن مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا۔ عطاء الرحمٰن ابن مرزا برکت علی صاحب اور عطاء الرحمٰن سار چودی بہت عمدہ کھیلے۔ دونوں دن میچ نہایت محبت سے ہوئے کسی موقعہ پر کسی قسم کی کوئی معمولی سے معمولی الجھن چھوڑ شکایت بھی پیدا نہ ہوئی۔ لاہور اور امرتسر کی ٹیموں کے کھلاڑی بہت اچھا کھیلے کھیل کے میدان میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا جس کی قیمت ۲/، ۳/، اور ۴/ تھی بچوں کا ٹکٹ ایک آنہ تھا۔ عام انتظام نیشنل لیگ کور کے ہاتھ میں تھا باہر سے ٹیموں کے بلانے کا انتظام قادیان کی کبڈی ٹیم نے کیا تھا:

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں جدید سپرنٹنڈنٹ کا تقرر

چونکہ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سابق سپرنٹنڈنٹ صاحب نے استعفےٰ دیدیا تھا۔ اس لئے اب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کو احمدیہ ہوسٹل لاہور کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف احمدیہ ہوسٹل کے طبی نگران بھی ہوں گے:

(ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

ایک احمدی خاتون کا الہام

حسب ذیل مکتوب میں جو الہام درج ہے اس کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رقم فرمایا: "یہ میرے ایک الہام کے مضمون کے مطابق ہے جو یہ قرآنی آیت ہے "اعملوا آل داود شکرا۔ اور ایک صورت پر الہام مختصر یعنی نہایت جامع اور حقیقت سے پر مضمون نازل ہونا بتاتا ہے۔ کہ یہ منجانب اللہ الہام ہے" مکتوب حسب ذیل ہے:-

حضرت سیدنا و مولانا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ عرض ہے کہ کل بروز جمعہ جبکہ خاکسار کی والدہ محترمہ گھر میں نماز ظہر ادا کر رہی تھیں تو آخری قعدہ میں آپ کو یکدم حضور سامنے آئے اور حضور نے پُر زور لہجہ میں مندرجہ بالا الفاظ فرمائے۔ اس وقت قریباً ۲ بجے کا وقت تھا۔ "مجھ تن تنہا پر سلیمان کی طرح اتنا بوجھ ڈال دیا۔ اب اس کا کون ہے؟" (طالب دعا۔ خاکسار بشیر احمد بھٹی ٹیوشن۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۵۵ھ

قاتلوں کی حمایت

ہندو اخبارات اس بات پر بڑے غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں ضلع لائلپور کے چک ۵۸ میں جو سوشلسٹ کانفرنس ہوئی۔ اس میں نہ صرف پنجاب کے سود خوار مہاجنوں کے اکتے دکتے قتل کے حادثات کے خلاف قرارداد پاس نہیں کی گئی بلکہ اس قسم کی قرارداد کی تحریک کرنیوالے کو سود خوار سرمایہ داروں کا ایجنٹ قرار دیکر اس کی تجویز کو رد کر دیا گیا۔ اور جب اس نے اس وجہ سے اپنا استعفےٰ پیش کیا۔ تو سوشلسٹ پارٹی نے اس کے خلاف مذمت کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔

قبل اس کے کہ ہم اس بارے میں کچھ عرض کریں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ سود خوار سرمایہ داروں مہاجنوں اور ان کے کاروبار کو یہی ہندو اخبارات کس نظر سے دیکھتے ہیں اخبار "پرتاپ" (۷ رنومبر) لکھتا ہے "جہاں تک ساہوکارہ سسٹم کا تعلق ہے۔ جس طرح وہ اس وقت چلایا جا رہا ہے۔ مجھے اس سے کوئی ہمدردی نہیں" اخبار "ملاپ" کسی قدر کھل کر کہتا ہے "سرمایہ داروں نے جو غلطی کئے رکھی ہے۔ اور انہوں نے غریبوں اور مزدوروں کو آگے بڑھنے سے روکے رکھا ہے۔ اس پالیسی کی مذمت پورے زور کے ساتھ کی جا رہی ہے۔ ہندوستان کے سرمایہ داروں نے اچھوتوں کو دبائے رکھنے کا جو پاپ کیا ہے۔ اس پر ہر طرف سے لعنت بھیجی جا رہی ہے"

اس کے مقابلہ میں سوشلسٹ پارٹی کے اصول یہ بتائے ہیں۔ کہ "غریبوں، مزدوروں کسانوں اور محنت کش لوگوں کی امداد کا پرچار کرنا" (ملاپ ۷ نومبر)

لیکن باوجود اس کے سوشلسٹ پارٹی کے خلاف شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ اس نے سود خوار ساہوکاروں کے قتل کے چند واقعات کے خلاف قرارداد پاس نہیں کی۔ اور اس کے متعلق کھلم کھلا یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ "جو قرضدار ساہوکاروں کو قتل کرتے ہیں ان کی نہ خود مذمت کرنی اور نہ دوسروں کو مذمت کرنے کی اجازت دینا ان قاتلوں کی حمایت کے مترادف ہے"

"اس کانفرنس سے تعلق رکھنے والے سوشلسٹ دوکانداروں کے قتلوں کی مذمت کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ایسے قتلوں کی خاموش حمایت کرتے ہیں۔ ان سوشلسٹوں کی یہ حرکت قابل اعتراض تھی"

بے شک قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر قتل تک نوبت پہونچا دینا کسی کے لئے جائز نہیں۔ اور نہ کسی رنگ میں کسی قاتل کی حمایت پسندیدہ فعل ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ قرضداروں سے بہت کم پیچیدہ اور بہت تھوڑے وجوہات کی بنا پر آج تک جو قتل کے حادثات ہوتے رہے ہیں۔ ان کے خلاف کبھی مہاسبھائی اور آریہ ہندوؤں نے مذمت کی قرارداد پیش کی۔ اور ملامت کا اظہار کیا۔ اس وقت تک پنجاب میں کئی ایک پولیٹیکل اور فرقہ وارانہ حادثاتِ قتل ہو چکے ہیں۔ جن میں ملزم نہیں بلکہ مجرم ہندو ثابت ہو کر سزا بھی پا چکے ہیں لیکن کوئی ایک موقع بھی تو ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ کسی ہندو پارٹی نے کسی ہندو قاتل کے خلاف مذمت کا اظہار کیا ہو۔ یا مذمت کی قرارداد ہی پیش کرنے کی ضرورت سمجھی ہو۔ حالانکہ ایسے حادثات میں وجہ اشتعال اس قدر قوی نہیں ہوتی۔ جس قدر ایک سود خوار ساہوکار کی حالت میں ہوتی ہے جبکہ وہ ایک نہایت قلیل رقم دے کر اور اس سے کئی گنا زیادہ وصول کر لینے کے باوجود گلو خلاصی نہیں کرتا۔ اور مقروض کے گھر کی خاک اڑا دینے کے بعد چاہتا ہے کہ ایک تنکہ بھی باقی نہ رہنے دے۔ اور خون کا آخری قطرہ بھی چوس لے۔ ایسی حالت میں جب کوئی مقروض سمجھتا ہے اس کی اور اس کے بال بچوں کی زندگی محال ہے۔ تو وہ اس جنون میں مبتلا ہو کر کہ جو میرے لئے تباہی کا موجب بنا ہے۔ وہ خود بھی عیش نہ منائے۔ اس پر حملہ کر بیٹھتا ہے۔

پس اگر ہندو اخبارات کے نزدیک قتل قتل ہی ہے۔ خواہ وہ کسی سرکاری افسر کا ہو۔ یا کسی مسلمان کا۔ اور جو بھی اس کا مرتکب ہو۔ وہ قابل مذمت ہے۔ اور اس کے خلاف اظہار نفرت ضروری۔ تو انہیں پہلے اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اور اس کے بعد سوشلسٹ پارٹی کے خلاف اظہار غم و غصہ کرنا چاہیئے۔

لیکن ان کا اپنا رویہ اس قدر مایوس کن اور اتنا حیرت انگیز ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ خود جو کچھ کرتے ہیں اسے سمجھتے ہی نہیں۔ یا پھر دیدہ دانستہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اور جو الزام دوسروں پر لگاتے ہیں۔ اس کا کھلے بندوں خود ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں۔

سابقہ واقعات کو جانے دیجئے۔ یہی دیکھ لیجئے۔ کہ اخبار ملاپ اور پرتاپ نے اپنے جن پرچوں میں سوشلسٹ پارٹی کے خلاف اس بناء پر شور برپا کیا ہے کہ اس نے ساہوکاروں کے قتل کے چند ایک واقعات کے خلاف مذمت کی قرارداد کیوں پاس نہیں کی۔ انہی میں ایک ہندو روشن لال کی موت سے قبل اور بعد کی تصاویر بڑے اعلےٰ پیمانہ پر شائع کی گئی ہیں اور اس قاتل کا تعارف یوں کرایا گیا ہے کہ "سورگباشی روشن لال جی سپتر لالہ بھگت رام جی" اور لکھا ہے "شمشان بھومی میں ہزارہا ہندوؤں نے ان کے درشن کئے"

حالانکہ یہ وہ شخص ہے۔ جسے ایک راہ چلتے مسلمان کو بلا وجہ قتل کرنے کے جرم کا مجرم ثابت ہونے پر پھانسی کی سزا دی گئی۔ اب اگر وہی اصل پیش نظر رکھا جائے۔ جو سوشلسٹ پارٹی کو قاتلوں کی حامی قرار دینے کے لئے "ملاپ" اور "پرتاپ" نے پیش کیا ہے۔ تو اس میں بھی کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ خود "ملاپ" اور "پرتاپ" بھی قاتلوں کے حامی ہیں۔ اور انہوں نے خاموش رہ کر حمایت کرنا کافی نہیں سمجھا۔ بلکہ ایک قاتل کو ہیرو قرار دیکر اس کی ممکن تعریف کر کے اور اس کی طرف ہندوؤں کی کشش کا ذکر کر کے کھلم کھلا ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ نہ صرف اس قاتل کو قابل مذمت نہیں سمجھتے۔ بلکہ قابلِ تعریف قرار دیتے ہیں کیا اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ قاتل ہندو ہے جس نے ایک بیگناہ مسلمان کو بلا وجہ قتل کیا۔

جن اخبارات کا اپنا رویہ یہ ہو وہ کس منہ سے سوشلسٹ پارٹی پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ جبکہ اس نے کسی قاتل کی کسی رنگ میں تعریف نہیں کی۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تشدد کا ارتکاب خواہ کوئی کرے۔ اس کی مذمت کی جائے۔

فلسطین میں یہود کے داخلہ میں تخفیف

حال میں وزیر نو آبادیات حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا ہے کہ فلسطین کے حالات کے پیش نظر ہائی کمشنر سے کہا گیا تھا۔ کہ فلسطین میں باہر سے آنیوالے یہودیوں کو جذب کرنیکی جو استعداد ہے۔ اس کے فوری مستقبل کے متعلق ایسا نقطہ خیال قائم کریں۔ کہ باہر سے آنیوالے یہودیوں کی تعداد میں اضافہ نہ ہو۔ اس کے متعلق حکومت یہ سفارش قبول کر چکی ہے۔ کہ آئندہ ششماہی میں آٹھ ہزار کی بجائے ساڑھے اٹھارہ سو یہودیوں کو داخل ہونے کی اجازت دی جائیگی۔

اس سلسلہ میں وزیر موصوف نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ یہ تخفیف فلسطین کے اقتصادی حالات کے مطابق کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حکومت برطانیہ کے نزدیک بھی یہود کے

ذکر و فکر

„معرفت" کی کہانی خود اس کی زبانی

Digitized by Khilafat Library

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

آج صبح میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا۔ سورۃ نمل شروع کی۔ کہ قرآن مجید کی ان آیات میں سے ایک چیز نکلنے لگی۔ اور وہ مجسم بن کر میرے سامنے بیٹھ گئی۔ اور جب میں نے یہ آیت پڑھی کہ انک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم۔ تو اس کی شکل اور نمایاں ہوگئی۔ اور وہ مجھ سے کہنے لگی۔ کہ مجھے پہچان لے۔ میرا نام معرفت ہے۔ اب میں تجھے قرآن پڑھاتی ہوں۔ یہ کہکر اس نے مجھے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھایا۔ وہ میں بیان کر چکا ہوں۔ اس سے آگے جب حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا ذکر آیا۔ کہ ولقد اٰتینا داؤد و سلیمٰن منا علما۔ تو کہنے لگی۔ یہاں علم سے مراد میں ہوں۔ اور جب آگے منطق الطیر کا ذکر آیا۔ تو اس نے نہایت بانکی ادا سے جھوم کر کہا۔ یہ منطق الطیر بھی میں ہی ہوں اور میں ہی فرشتوں اور انبیاء اور اولیا جیسے طیور کا کلام ہوں۔ اور میں ہی وحی و الہام ہوں۔ اور کشف و رؤیا ہوں۔ اور میرا آشیانہ رب العالمین کی کرسی کے نیچے ہے۔ یہ کہکر وہ فوراً پرندہ کی شکل بن گئی۔ اور پھر یوں چہکنے لگی۔ اور اس سے آگے جو کچھ ہے۔ وہ اسی کا کلام ہے:-

"دیکھ میں تجھے ایک کہانی سناتی ہوں۔ اور وہ بھی آپ بیتی کیونکہ آپ بیتی ہی ایک چیز ہے۔ جو حقیقی اثر رکھتی ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ قصوں پر دین کا مدار نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ آپ بیتی پر مدار رکھو۔ اگر کوئی دین خود تم میں وہ کیفیت وصل الٰہی کی نہیں پیدا کرتا۔ بلکہ صرف یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ ابراہیمؑ ایسا تھا۔ اور موسےٰؑ ایسا تھا۔ اور عیسےٰؑ ایسا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے تھے۔ تو اس دین کا کیا فائدہ۔ دین وہ ہے۔ جو خود تجھ کو ایسا بنا دے سو آج صرف حضرت سلیمان کا ذکر پڑھ لے اور اس کے ظاہری الفاظ سمجھ لے۔ پھر اصلی قصہ سرسری طور پر میں بیان کردوں گی۔ کیونکہ یہ میری آپ بیتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ میں ہر آیت پر تبصرہ نہیں کروں گی۔ بلکہ شائد کئی آیتیں چھوڑتی جاؤں۔ مگر مختصر طور پر ایک مسلسل بیان اپنا بولتی جاؤں گی۔ اور صرف دو رکوع کا مطلب سمجھ کر ہی تو اس حقیقت کو پالے گا۔ کہ کلام اللہ ایک مسلسل اور باترتیب کلام ہے اور وہ حقائق و معارف سے بھرا ہوا اور لبریز ہے۔ اور اس کا ایک ظاہر ہے۔ اور ایک باطن۔ پس لازم پکڑ اسے پڑھنا اور خصوصاً صبح کے وقت پڑھنا۔ اور دعا کرتا رہ تاکہ اس کے معنے یکدم منکشف ہو جائیں۔ اور تدبر کرتا رہ۔ تاکہ اس کے معانی آہستہ آہستہ پردہ سے باہر آئیں:-

اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک دفعہ اپنے حضور بلا کر فرمایا۔ کہ اے معرفت تو اب جا۔ اور ہمارے بندہ داؤدؑ کے دل اور دماغ میں اپنا گھونسلا بنالے اور وہیں رہا کر۔ اور ہمارے اشارہ کے مطابق ان کو ہماری منشا سمجھایا کر۔ جب ان کا لڑکا سلیمانؑ بڑا ہوا۔ تو ایک جھگڑا پیش آیا۔ اس میں میں نے داؤد سے ایک بات کہی۔ اور سلیمان کو اس سے زیادہ اچھی بات کہی۔ کیونکہ اس کا دماغ زیادہ جوان اور زیادہ قابلیتوں والا تھا۔ سو اس معاملہ میں سلیمان بازی لے گیا۔ یہ ففهمنا سلیمٰن والا معاملہ وہی تھا پھر داؤد علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد مجھے سلیمانؑ کے سپرد کر دیا گیا۔ مگر میری رَو اور فیضان ان دونوں باپ بیٹوں پر اس قدر شدید تھا۔ کہ وہ مجھے چھپا نہ سکے بلکہ ایک حالت ان پر ایسی طاری ہوئی۔ کہ انہوں نے لوگوں کے سامنے میرا پردہ پھاڑ کر کہدیا اور کہدیا۔ کہ یا ایها الناس علمنا منطق الطیر واوتینا من کل شیء ان هٰذا لهو الفضل المبین یعنی اے تمام لوگو یہ بات سن لو۔ کہ ہم کو معرفت کا علم دیا گیا ہے۔ بلکہ خدا کے فضل سے اس معرفت یا منطق الطیر کی ہر شاخ سے ہم کو بہرہ ور فرمایا گیا ہے بات یہ تھی۔ جب میں کسی کے اندر زور سے داخل ہوتی ہوں۔ تو وہ اپنے تئیں سنبھال نہیں سکتا۔ اور میں اس کی زبان سے جاری ہو جاتی ہوں۔ خواہ وہ خود دعوےٰ کرے۔ خواہ لوگ اس کی باتوں سے سمجھ لیں۔ اس کے بعد آگے خدا تعالیٰ میرے فیضان کا تماشا سلیمانؑ کو دکھاتا ہے۔ اور اس منطق الطیر پر شواہد اور دلائل قائم کرتا ہے۔ اور اس کے لئے یوں کرتا ہے۔ کہ ان کے گرد بہت سے اہل معرفت جمع کر دیتا ہے۔ کیونکہ جس رنگ میں بادشاہ رنگین ہو۔ اس رنگ میں ہی اس کی رعایا۔ اور اس کے امراء اور وزراء سب رنگین ہو جاتے ہیں۔ اور جیسے خواص والا نبی ہو۔ ویسے ہی خواص کے اس کے اصحاب ہو جاتے ہیں پس سلیمانؑ کے لشکر میں جو بھی جن اور انس اور طیور تھے۔ وہ سب اپنے اپنے ظرف کے مطابق میرے فیضان سے مستفیض ہو گئے۔ جنوں پر ان کی فطرت اور ظرف کے مطابق میں نازل ہونے لگی۔ اور انسانوں پر ان کی بناوٹ کے لحاظ سے اور طیور پر ان کی استعدادوں کے لحاظ سے مگر تھے وہ سب آدمی ہی۔ یہ نہ تھا۔ کہ وہ جن کوئی الف لیلہ والے جن تھے۔ یا وہ پرندے کوئی تیتر۔ بٹیر یا کبوتر تھے۔ صرف ان کی استعدادوں کی وجہ سے ان کی جماعتوں کے یہ نام رکھے گئے تھے۔ اور جن۔ انسان۔ یا طیر نام رکھنے سے ان کی فطرتی استعدادوں اور ان کے ظرف کا ظاہر کرنا مقصود تھا:-

ایک دن میں وحی نبوت کی صورت بن کر سلیمان پر نازل ہوئی۔ اور ان کو کہا۔ کہ تم معہ اپنے لاؤ لشکر کے باہر نکلو۔ تاکہ اس منطق الطیر کا مظاہرہ دنیا کے سامنے کیا جائے۔ اور یہ میری ایک وہ صورت ہے۔ جس میں میں انبیاء پر نازل ہوا کرتی ہوں۔ وہ نکلے۔ اور کوچ کرتے ہوئے وادی النمل میں پہنچے۔ لوگوں نے عجیب عجیب باتیں اس نمل کے معنوں میں بیان کی ہیں۔ مگر میں نے تو وہاں اصلی چیونٹیوں کے سوا کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ دراصل چیونٹیاں ہی تھیں۔ اور کچھ نہیں۔ جب یہ جم غفیر سلیمان کے لشکر کا اس وادی میں مقیم ہوا۔ تو میں سلیمان کو باہر سیر کرانے کی تحریک کرکے جنگل میں لے گئی۔ اور ساتھ ہی خود ان چیونٹیوں پر اوحیٰ ربك الى النحل والی وحی بن کر نازل ہوئی۔ میرا ان پر نازل ہونا تھا۔ کہ سب چیونٹیوں نے اس فطرتی "معرفت" کی وجہ سے پہچان لیا۔ کہ آج کوئی آفت آنے والی ہے۔ جو پہلے اس علاقہ میں نہیں آئی۔ تمام بڑی بڑی مخلوقات ہمارے گھروں کے پاس جمع ہو گئی ہے۔ گھوڑے آدمی۔ اونٹ۔ ہاتھی۔ پرندے وغیرہ ایسے ہماری خبر نہیں۔ فوراً اس معرفت کی دوربین سے انہوں نے مصیبت کو دیکھ لیا۔ اور ایک دوسرے سے اپنے موتہہ ملا کر سمجھا دیا۔ کہ گھروں کے اندر بھاگ جاؤ۔ اور سوراخوں میں داخل ہو جاؤ۔ ورنہ خیر نہیں یا ان کے موتہہ ملانے کو اور ایک دوسرے کو خبر دینے کو جو بغیر الفاظ کے صرف قدرتی اشاروں سے انہوں نے کیا تھا سلیمانؑ نے بھی دیکھ لیا۔ اس کا دیکھنا تھا۔ کہ میں سلیمانؑ کے دماغ میں داخل ہو گئی۔ اور اُسے کہا۔ کہ دیکھ خدا تعالیٰ نے صرف تجھے ہی منطق الطیر کا علم نہیں دیا۔ بلکہ اس چھوٹی سی چیونٹی کو بھی منطق الطیر کی ایک شاخ عنایت فرمائی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خطرہ کو تاڑ لیتی ہے۔ پھر اس کے آگے بیان بھی کر دیتی ہے۔ اور پھر اس معرفت کے نتیجہ میں ہلاکت سے بچ جاتی ہے۔

213

سلیمانؑ کی نظر کے سامنے سے ایک پردہ اُٹھ گیا۔ وُہ مسکرایا۔ اور اس نے اپنی اس "معرفت" پر خدا کا شکر کیا اور کوئی ہمراہی نہ سمجھا۔ کہ وُہ کیوں مسکرایا مگر میں جانتی تھی۔ کہ وُہ میری بابت پر مسکرایا تھا۔ اور اس نے اللہ تعالےٰ کا شکر کیا۔ اور اس سے دعا مانگی تاکہ اس کی **معرفت** اور زیادہ ہو۔

اس کے بعد پھر وُہ آگے چلے۔ ایک پڑاؤ پر حضرت سلیمان نے پھر ان لوگوں کو کسی مشورہ کے لئے بلایا۔ جو ان کے ہاں **طیر** تھے۔ یعنی وُہ لوگ جو صاحب کشف والہام کہلاتے تھے۔ اس وقت صوفی ہُدہُد صاحب موجود نہ تھے۔ شاید کہیں الگ اور نامعلوم جگہ وظیفہ اور ذکر میں مشغول تھے۔ سلیمٰن علیہ السلام کو میں نے کہا۔ کہ جب نبی کو اپنے حواریوں کی ضرورت ہو اسوقت کسی اور کام میں مشغول ہونا نہایت ناجائز امر ہے۔ ہُدہُد صاحب کشف وکرامات ہی سہی۔ مگر سزا کے قابل ہے۔ کیونکہ نبی کے حکم کے سامنے اور کوئی بات نہیں چلتی اسی لئے سلیمان نے بہت غصہ ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی وجہ معقول پیش نہ کر سکا۔ تو میں اس ہُدہُد کی گردن اڑا دوں گا۔ مگر ہدہد بھی بڑے حضرت تھے۔ ان کو جب پتہ لگا۔ تو فوراً دوڑتے ہوئے آئے۔ کیونکہ ان کو بھی اُدھر میں نے ہی روک رکھا تھا۔ اور اپنا فیض ان پر کشف بن کر نازل کیا تھا۔ وُہ یہ کہ میں نے ان کو نظارہ دکھایا کہ آگے جو ملک ہے۔ اور اس کا نام سبا ہے۔ اس میں جو ایک ملکہ ہے۔ اس کا تخت ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ وُہ سلیمان کے قابل ہے۔ اور وُہ سب لوگ سُورج پرست ہیں۔ اور ہدایت کے سخت محتاج ہیں۔ بادشاہ بادشاہوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ پس حضرت سلیمان اگر اس کو مسلمان کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ اور اور بھی کچھ باتیں بتائیں کہ تم سلیمانؑ کو تحریک کرو۔ غرض ہُدہُد جب دربار میں پیش ہوئے۔ تو ابھی سلیمان غصہ میں ہی بھرے بیٹھے تھے۔ ان کے آتے ہی پوچھا کہ تم کہاں غیر حاضر تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے ذرا سی دیر لگ گئی تھی۔ اس لئے وقت پر نہ پہنچ سکا۔ مگر **احطت بمالم تحط بہٖ** یعنی مجھے ایک نظارہ دکھایا گیا ہے جس کا علم آپ کو نہیں دیا گیا۔ اور وُہ یہ ہے کہ ملکِ سبا کی ملکہ کو تبلیغ کریں۔ اور اسے مسلمان کریں۔ اس کی بشارت مجھے ملی ہے۔ اور ایک تخت اس نے بنوایا ہے وُہ خدا نے اس کی معرفت آپ کے لئے بنوایا ہے۔ اسے حاصل کریں۔ کیونکہ اس پر بھی معرفت نازل ہوئی۔ کہ آخر تو نے شادی کرنی ہے۔ تو کیا تحفہ اپنے آئندہ بننے والے خاوند کو دے گی۔ اور اسے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو شخص اس تخت پر بیٹھے گا۔ وُہ تیرا خاوند ہوگا۔ اور عرش کے معنے علم تعبیر میں زوج کے ہیں۔ پس آپ اس سے شادی کریں۔ اور اس تخت پر بیٹھیں۔ اور اس ملکہ کو مسلمان کریں۔ اور اس ملک کو اپنا باجگذار بنائیں۔ تب یہ کشف میرا پورا ہوگا۔

یہ معاملہ **المومن یریٰ ویریٰ لہٗ** والا تھا۔ جو عارفوں کو اکثر پیش آتا ہے۔ بس سلیمان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ اچھا۔ اب تو ہی میرا خط لے کر اور ایلچی بن کر اس ملکہ کے پاس جا کیونکہ تجھے ہی اس معاملہ میں خدا نے میرے پاس ایلچی بنا کر بھیجا تھا۔ اگر بات پوری ہو گئی۔ تو تیری رویا سچی۔ اگر نہ پوری ہوئی۔ تو پھر دیکھا جائے گا۔ کہ کیا معاملہ ہے۔

غرض ربانی ہُدہُد صاحب وُہ خط لیکر اور ایلچی بن کر وہاں گئے۔ اور پھر جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے۔ وہاں مشورے ہوئے اور صلاحیں ہوئیں۔ اور میں پھر اس عورت کے دماغ میں داخل ہوئی۔ اور اسے ایک ترکیب سجھائی۔ یعنے ہدیہ والی۔ جو وُہ بھی قرآن میں درج ہے۔ ادھر دونوں سلطنتوں میں پیغام وسلام جاری تھے۔ کہ میں ایک ان کے اہل دربار پر جو اہل اللہ میں سے تھا۔ اور من الانس تھا۔ اور ان کا وزیر بھی تھا۔ نازل ہوئی۔ اور اس کا نام دیکھ اس ورق پر **الذی عندہٗ علم من الکتٰب** لکھا ہے۔ اور اب یاد نہیں کہ وحی خفی بن کر اس کے اندر داخل ہوئی۔ یا کتاب اللہ کے حقائق ومعارف بن کر اور اسے کہا۔ کہ تم اس بلقیس کے تخت کو جس طرح ہو مخفی طور پر منگا لو۔ اور اسے چھپا کر اپنے پاس رکھ لو۔ حتیٰ کہ خود سلیمان کو بھی خبر نہ ہو۔ اس کی ضرورت جلدی پیش آئیگی اس وزیر نے بڑے بڑے ہوشیار اور رازدار انسانوں کو اس کام پر متعین کیا۔ اور تمام راستہ میں ڈاک بٹھا دی۔ اور وُہ ملکہ جب وہاں سے ایک پڑاؤ چل چکی اور سلیمانؑ سے ملنے کے لئے دارالحکومت سے نکل چکی۔ تو وُہ لوگ اس بے خبری اور غفلت کی حالت میں اس کے تخت کو نکال لائے۔ اور بالا بالا انہوں نے وُہ تخت وزیر کے خیمہ میں لا کر اور چھپا کر رکھ دیا۔ جب تخت وزیر کے پاس پہنچ گیا۔ تو میں نے سلیمان سے کہا۔ کہ جب تک وُہ تخت نہیں آئے گا۔ یہ عورت مسلمان نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کو بشارت یہ ملی ہوئی ہے۔ کہ تو ایک عظیم الشان تخت اپنے خاوند کے لئے بنا۔ وُہ اسی طرح کافر واپس چلی جائے گی۔ اگر تخت نہ آیا۔ لیکن اگر تخت آ گیا۔ اور اس نے اسے دیکھ لیا تو معاً وُہ سمجھ جائے گی۔ کہ آپ ہی اس کے خاوند بننے والے ہیں۔ اور وہ مسلمان ہو جائے گی۔ اور اس کی وجہ سے اس کا سارا ملک مسلمان ہو جائے گا۔ میرا یہ کہنا تھا۔ کہ حضرت سلیمان نے فوراً دربار منعقد کیا۔ اور اعلان کیا۔ کہ کیا کوئی ہے۔ جو مجھے اس ملکہ کا تخت اس کے یہاں آنے سے پہلے میرے پاس لے آئے۔ ایک عارف جن نے کہا۔ کہ میرے پاس ایسی حکمتیں اور وسائل ہیں۔ کہ میں اس روز سے پہلے جو حضور اس ملکہ کا استقبال کرنے فلاں دن یہاں سے اگلی منزل پر جائیں۔ اس تخت کو لا سکتا ہوں۔ وُہ سپہ سالار تھا۔ اور اس کا ارادہ یلغار کر کے یکدم اس شہر پر حملہ کر کے اس تخت پر قبضہ کر لینے کا تھا۔ سلیمان نے سُنکر تامل کیا۔ تو پھر وُہ عارف وزیر آگے بڑھا۔ اور خیمہ کا پردہ اٹھا کر آنکھ سے اشارہ کیا۔ لوگ اس تخت کو جو پہلے سے ہی لا کر رکھا ہوا تھا۔ آگے لے آئے۔ اور وزیر نے کہا۔ حضور یہ تخت حاضر ہے۔ اور پاس کے جھپکتے ہی یہ خادم اسے حضور کے آگے پیش کرتا ہے۔ تخت کا دیکھنا تھا۔ کہ سلیمان کے آگے سے وُہ تخت اور وُہ درباری سب غائب ہو گئے۔ اور اسے معرفت کے نتیجہ میں عشق کا وُہ جذبہ اٹھا۔ جسے انہوں نے ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ ھٰذا من فضل ربی اور سجدہ شکر میں روتے ہوئے وُہ اور سارا دربار گر گئے۔ اور میں یعنی "معرفت" اس محبت کو کھینچکر باہر نکال لائی۔ جو ہمیشہ میرے نتیجہ میں آتی ہے۔ ایک چیونٹی کے منطق الطیر پر وُہ صرف متبسم ہوا تھا پھر ہدہد کی منطق الطیر پر وُہ جوش میں آ کر اس کام کے درپے ہو گیا تھا مگر وزیر کی منطق الطیر کے نتیجہ میں وہ خدا کی محبت سے سرشار ہو گیا۔ خیر جب سلیمانؑ سجدہ سے اٹھا۔ تو میں نے اس سے کہا۔ کہ اب اس تخت کی صورت میں تبدیلی کر دو۔ اور اس کے اوپر سورج دیوتا کا جو نشان ہے۔ یہ اتار دو۔ کہ یہ شرک ہے۔ اور پھر اس تخت پر بارہ شیر جو اسرائیلی حکومت کا نشان تمہاری کتب میں بیان کئے گئے ہیں۔ وُہ لگا دو۔ اور باقی سارا تخت اسی طرح رہنے دو۔ اس تغیر سے یہ تخت نہ صرف تمہارا ہو جائے گا۔ بلکہ اس سورج پوجنے والی ملکہ کا ملک بھی اسرائیلی خاندان کے زیر نگین آ جائے گا۔

آخر جب وُہ ملکہ کوچ کرتی ہوئی کئی دن کے بعد وہاں آ گئی۔ تو حضرت سلیمان نے وُہ تخت متغیر شدہ اسے دکھایا۔ کہ اس کی عقل کا امتحان بھی کریں۔ اور اسے اپنی طاقت کا قائل بھی کر دیں۔ اور پوچھا۔ کہ وُہ جو تمہارا مشہور ومعروف تخت سُنا جاتا ہے۔ کیا وُہ بھی اسی شکل کا ہے۔ وُہ عورت نہایت ذہین تھی۔ فوراً دیکھکر سارا معاملہ سمجھ گئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ **کانّہٗ ھو** یعنی یہ گویا وہی ہے۔ بس **گویا** کا لفظ اسکے مونہہ سے نکلنا تھا۔ کہ حضرت سلیمانؑ سمجھ گئے۔ کہ یہ عورت بات تو ساری سمجھ گئی ہے۔ کہ تخت [illegible]

مگر جو تبدیلی اس میں ایک خوفناک صورت میں کردی گئی ہے۔ یعنی یہ بات کہ اس کے معبود کو فنا کر کے اس کی جگہ اسرائیلی نشان نے لے لی ہے۔ اور دوسرے یہ بارہ شیر اس پر ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ حکومت بھی تیرے ملک کی تیری نہیں رہی۔ بلکہ سبا کی حکومت بھی سلیمانی حکومت کی باجگذار ہوگئی ہے۔ اور جس تخت پر سورج کی حکومت تھی۔ اس پر اب آئندہ اسرائیل کے گھرانے کی حکومت ہوا کرے گی۔ اور اپنے ملک اور مذہب دونوں کی تباہی کا نشان دیکھکر پھر بھی اس عورت نے کوئی جذبۂ نفرت یا غصہ کا ظاہر نہیں کیا بلکہ صرف اتنا کہدیا۔ کہ یہ تخت بھی قریبًا ویسا ہی ہے۔ کوئی اتنا بڑا فرق نہیں ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ سچ مچ ہماری مطیع ہوگئی ہے۔ اور دل وجان سے ہم پر فدا ہوگئی ہے۔ اور یہ ایک مبارک علامت ہے۔ اس ملکہ نے آخر خود ہی کہدیا۔ کہ اوتینا العلم من قبلہ وکنا مسلمین یعنی مجھے پہلے ہی مدت ہوئی ایک رویاء ہوچکی ہے۔ کہ میرے تخت پر کسی نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور سورج کا دیوتا اتار کر اس نے اس پر بارہ شیر لگا دیئے ہیں۔ سو ہمیں تو پہلے ہی اس بات کی خبر تھی اور ہم کو اس کی تعبیر معلوم تھی۔ کہ ہم بادشاہ اسرائیل کے تابع ہو جائینگے۔ اور وہ ہمارا سرتاج ہو جائیگا۔ سو اب ہم سچ مچ تمہارے تابع ہو گئے۔

اس کے بعد پھر سلیمانؑ کے دل میں وحی الہٰی نیکر داخل ہوئی۔ اور اسے کہا۔ کہ اب چونکہ یہ تمہاری گرویدہ ہوگئی ہے اور فرمانبردار بھی ہوگئی ہے۔ اس لئے اب تم ایک قدم آگے چلو۔ اس کا اسلام لانا اگرچہ سچا ہے۔ مگر اس کے دل میں سے اپنے پرانے معبود کی محبت بکلی نہیں نکلی۔ اس کے لئے تم یوں کرو۔ کہ اس شرک کے دل میں سے نکالنے کے لئے اور اس کے تخت کے تحفہ کا بہتر بدلہ دینے کی خاطر تم بھی اس کے لئے ایک محل بناؤ۔ اور وہ محل ایسا ہو۔ کہ اس میں داخل ہو کر آفتاب پرستی کا شرک اس پر واضح ہو جائے۔ اور توحید کے مسئلہ کا انکشاف ہو جائے۔ چنانچہ وہ محل تعمیر ہوا اور اس میں مصفی پانی کا ایک حوض بنایا گیا اور اس حوض پر شیشے کا فرش بچھایا گیا۔ اور اس پر سے سلیمانؑ اسے لیکر گذرے۔ جب اس نے پانی دیکھا تو اپنے پائینچے اونچے کر لئے اور لگی اس شیشے کو پانی سمجھنے۔ اور دھوکا کھا گئی۔ فورًا سلیمانؑ نے کہا کہ جناب ملکہ معظمہ صاحبہ ہم تو آپ کو بڑا عقلمند سمجھتے تھے۔ ذرا پائینچے اپنے ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ یہ شیشہ ہے پانی نہیں ہے پانی اس کے نیچے ہے۔ مگر اس کے اندر سے صرف نظر آرہا ہے۔ اور تم کو دھوکا ہوا۔ جو تم شیشے کو پانی سمجھنے لگیں۔ وہ چونکہ نہایت اہل معرفت عورت تھی۔ فورًا سمجھ گئی۔ کہ سلیمان نے مجھے عقلی طور پر سمجھایا ہے۔ کہ جس طرح تو نے یہاں دھوکا کھایا ہے۔ کہ شیشے میں سے صرف پانی کی شکل دیکھکر اس شیشے کو ہی پانی سمجھ لیا۔ اسی طرح تو نے سورج میں خدا کی تجلی دیکھکر سورج کو بھی خدا ہی سمجھ لیا ہے۔ سو اپنی غلطی کو تسلیم کر اور شیشے کو پانی نہ سمجھ۔ اور اس طرح سورج کو خدا نہ سمجھ شیشہ صرف پانی کا مظہر ہے۔ پانی نہیں ہے پانی اس کے نیچے ہے۔ اسی طرح سورج صرف خداتعالیٰ کی صفات کا مظہر ہے خود خدا نہیں ہے۔ البتہ خدا اس کے پیچھے ہے اور اس میں سے اپنی جھلک۔ یعنی تجلی دکھا رہا ہے۔ پس چھوڑ اس دھوکے کے خدا کو اور ایمان لا سچے خدا پر جو سلیمان کا خدا ہے کیونکہ نظام عالم والی الہٰی تجلی سے کبھی وہ ہدایت حاصل نہیں ہوتی۔ جو اس تجلی سے ہوتی ہے جو نبی پر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں کلام اور معرفت ہوتے ہیں۔ اور وہاں خاموشی۔ اس نیک ملکہ نے اپنی شکست کو تسلیم کیا اور اس وقت میں اس کے دل میں ایمان لیکر داخل ہوگئی اور وہ دل روشن ہوگیا۔ شرک اس کے اندر سے نکل گیا۔ اور سچا ایمان اندر بھر گیا۔ اور بے اختیار اس نے کہا۔ کہ رب انی ظلمت نفسی و اسلمت مع سلیمٰن للہ رب العٰلمین یعنی میں سلیمان والا اسلام قبول کرتی ہوں۔ اور اللہ کو ہی رب العٰلمین یعنی تمام عالمین اور سورج کا بھی رب یقین کرتی ہوں۔ اور وہ خدا کی مسلمان یعنی عاشق ہوگئی۔ جس طرح وہ پہلے سلیمان کی مسلمان یعنی عاشق ہوچکی تھی۔ اور اس کامل معیت کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہوا۔ کہ وہ سلیمان کی زوج یعنی دلہن بن گئی۔ اور اس کا خواب بھی پورا ہو گیا۔ پھر یہ قصہ بلقیس کے محل کا تین ہزار سال مقفل پڑا رہا۔ اور اسے کسی نے نہ سمجھا جب تک کہ میں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندر جا کر ان سے یوں نہ بولی کہ وہ محل اس لئے تیار ہوا تھا۔ اور اس کا یہ مقصد تھا۔ تب حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس **معرفت** کو اپنے اندر سے نکالا۔ کیونکہ اس وقت باہر نکل کر اس کے **علم** بننے کا وقت آگیا تھا۔ اور یہ تیرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منطق الطیر تھی۔

پھر میں نے طیر کا مسئلہ حضرت خلیفۃ المسیح کو سنایا۔ اور انہوں نے اسے خطبہ میں بیان کیا۔ اور طیر اور منطق الطیر اور صرحت اور صرح ممرد من قواریر کا انکشاف یہ سب ایک بیوقوف نے ایک جگہ جمع کر لئے۔ اور وہ سب ملکر پھر یہ تمام قصہ "قصۂ معرفت بن گیا" یعنی میرا قصہ۔ اب اگر میرا حصہ اس قصہ میں سے نکال دو۔ تو یہ بالکل مشکل اور غیر مسلسل اور ناممکن نظر آئیگا۔ سو یہ ہے میری ضرورت قرآن سمجھنے کیلئے تو اب میں جاتی ہوں۔ مگر اپنے بعد ایک محبت کا اثر تیرے دل میں چھوڑے جاتی ہوں۔ کیونکہ میرے آنے کا لازمی نتیجہ محبت ہے۔ السلام علیکم"

بس دو رکوع پڑھا کر اور اپنی کہانی سنا کر معرفت تو روانہ ہوئی۔ اور مجھے بتا گئی۔ کہ معرفت کا دوسرا نام منطق الطیر ہے۔ اور یہ منطق الطیر تمام عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ ایک صورت وحی جلی کی ہے۔ چنانچہ اس قصہ میں

(۱) نمل کی منطق الطیر۔ یعنی حیوانی معرفت کا نمونہ یا اس انسان کی معرفت جو ابھی اپنی قدرتی اور فطرتی حالت میں ہو۔

(۲) ھُدھُد کی منطق الطیر۔ یعنی نمونہ اس طیر کی معرفت کا جو خود صاحب کشوف و رویاء ہو۔ اور جس کا تزکیہ نفس ہو چکا ہو۔

(۳) الذی عندہ علم من الکتاب۔ کی منطق الطیر۔ نمونہ اس منطق الطیر کا جو ایسے انسانوں میں ہوتا ہے۔ جو بہت دور رس ہیں اور غیب کی خبروں کو اس لئے پا لیتے ہیں۔ کہ وہ خدائی کتب کی پیشگوئیوں پر نظر رکھتے ہیں۔ اور معارف اور حقائق جانتے ہیں جیسے علماء ربانی

(۴) انبیاء کی معرفت اور منطق الطیر۔ یعنی وہ منطق الطیر جو سلیمان پر نازل ہوئی۔ اور وہ جو حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوئی اس کے انکشاف میں اور آنحضرت صلعم کی منطق الطیر۔ جنہوں نے یہ سارا قصہ وحی متلو سے مع تمام واقعات کے سنا دیا

(۵) اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کی منطق الطیر جنہوں نے کنجی معرفت کی بیان کر دی اور راز کھول کر رکھدیا۔ کیونکہ ہر خلیفۃ اللہ پر تمام قرآن دوبارہ حرفًا حرفًا اور لفظًا لفظًا نازل ہوتا ہے۔ اور اُسے اپنے قصہ اور اپنے حالات اور اپنی پیشگوئیوں کی منطق الطیر کے سوا اس کے اندر کچھ نظر نہیں آتا۔

(۶) اور پھر ۱+۱+۱+۱=۴ کر کے باتیں جمع کر کے بیان کر دینے والوں کی منطق الطیر۔ جنہوں نے سارے حصے اس قصہ کے ملا کر اسے عام فہم زبان میں بطور ایک مسلسل قصہ کے بیان کر دیا۔

اور اب "الفضل" میں چھپنے کے بعد یہ قصہ منطق الطیر سے نکل کر یعنی **ملکِ معرفت** سے باہر ہو کر **ملکِ علم** میں آگیا۔ اور Public property بن گیا۔ اب جو چاہے اسے سمجھ لے۔ اور یہ بالکل صاف ہو گیا اس کی دقتیں دور ہوگئیں۔ اور معرفت کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے راز دان کو عاشق بنا دے جیسا کہ سلیمان کو بنا دیا۔ اور لوگوں کو عالم جیسا کہ ناظرین اخبار کو۔

پس علم تلاش کرو اور اس کی اور تقویٰ اور دعا کی مدد سے معارف کے خزانے تلاش کرو۔ جو کلام الٰہی میں بند ہیں۔ تو معرفت نازل ہوگی۔ اور جب وہ نازل ہوگی تو پھر ساتھ ہی عشق بھی اور پھر مطالب کلام الٰہی بہت سہولت سے سمجھ میں آجائینگے۔ کیونکہ معرفت اور معارف دونوں سگے بھائی بہن ہیں۔ اور ایک کے آتے ہی دوسرا بھی آجاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

آخر میں خداتعالیٰ کے ان عجیب احسانات کو بھی دیکھو جن کو دیکھنے سے بے اختیار اس کی محبت انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ کہ کس طرح ایک کمزور اور بت پرست عورت کو ہدائت دینے کے لئے اس نے دنیا میں ایک ہل چل ڈال دی۔ اور سلیمان علیہ السلام جیسا نبی اپنے سارے جنات اور سارے آدمیوں اور سارے طیور کو لے کر ڈبل مارچ کرتا ہوا دارالسلطنت چھوڑ کر کہاں سے کہاں پہونچا۔ اور تمام محکمہ الہام و وحی کا اور علم و معرفت کا اس کام کے سرانجام دینے کے لئے عرش سے فرش تک جنبش میں آگیا اور نبی اور ولی اور طیور اور جن اور کتاب الہٰی کے حقائق و معارف رکھنے والے انسان کس مستعدی سے خدمت کے لئے جوش میں آگئے۔ صرف اور صرف اس لئے کہ ایک کمزور ضعیف البنیان عورت کو ہدائت ملے اور سونے کے تخت بنائے گئے۔ اور اس پر شیر لگائے گئے۔ اور شیش محل تیار کئے گئے۔ اور قرآن میں یہ قصہ نازل ہوا۔ اور مسیح موعود پر اس کا علم اتارا گیا۔ اور اب تک اس سے پیچھا نہیں چھوٹتا۔ صرف اسلئے کہ ایک عاجز مگر نیک نیت عورت نے دنیا کو لات مار کر نبی کے ہاتھ پر توبہ کی تھی۔ اور اس کی سچی فرمانبردار بن گئی تھی سو تم بھی اے میرے دوستو اگر اخلاص اور صدق و وفا یا یوں کہو کہ عشق و محبت کا سچا مظاہرہ اپنے نبیٔ وقت۔ یا خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر کرو۔ اور اسی نیک نیتی سے بحضور قلب۔ ایمان لاؤ۔ تو کیا وہی خدا جس نے سلیمان کی وجہ سے ملکہ سبا کو ایسا دائم اور عظیم الشان اجر دیا تھا۔ اس کے مثیل مگر اس سے بہت بڑے نبی یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل تم کو اس سے بڑھ کر اجر نہیں دے سکتا؟ اس سوال کا جواب اپنے دل سے مانگو۔ اور جو حقیقت ہے اسے اپنے اندر سے ہی معلوم کر لو۔ میرے بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ میدان عقل کا نہیں۔ بلکہ نقل کا ہے۔ اور بات یہی سچی ہے کہ معرفت سے ہی خدا کا راستہ ملتا ہے۔ یعنی ہم میں نے خدا کو نشانوں سے پہچانا نہ کہ عقل سے"۔

مقدمہ قبرستان کی سماعت

گواہان صفائی کی شہادتیں

از رپورٹر الفضل

بٹالہ ۹ر نومبر ۱۹۳۶ء۔ قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ کی آج پھر سماعت ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیان موجود تھے۔ کارروائی سوا دو بجے شروع ہوئی۔ اور صرف تین گواہان صفائی کے بیانات ہوئے جو درج ذیل ہیں:-

بیان گواہ مولوی محمد صدیق صاحب

میں مولوی فاضل ہوں ۱۹ جون کو اپنے گھر سے میں بھی قبرستان گیا تھا۔ عبداللطیف عبدالکریم اور محمود احمد مجھے احمدیہ چوک میں ملے تھے۔ اور پھر ہم وہاں سے اکٹھے آگے گئے۔ اس وقت اکا دکا لوگ قبرستان کو جا رہے تھے۔ قبرستان میں میرے پہونچنے پر دو تین سو احمدی جمع تھے۔ انہوں نے دو احاطے بنائے ہوئے تھے۔ ایک قبر کے پاس اور دوسرا اس کے فاصلہ پر۔ عبدالحق مضروب۔ دونوں احاطوں کے درمیان پڑا ہوا تھا۔ کہنی سے سر کو سہارا دے کر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے وہاں حافظ عبدالرزاق فوٹو گرافر کو بھی دیکھا تھا۔ محمد امین اور محمد اسحٰق سیالکوٹی بطور مددگار اس کے ساتھ تھے دونو دائروں کے درمیان کچھ سپاہی بھی تھے۔ میرے جانے کے ۲۵-۳۰ منٹ بعد لالہ وزیر چند بھی وہاں آگئے۔ اور آتے ہی احمدیوں کو قبر بنانے سے روک دیا۔ چودہری ظہور احمد ملزم نے کہا۔ کہ لاش کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں دفن کرنے سے نہ روکا جائے۔ اگر آپ روکنا چاہتے ہیں تو تحریری آرڈر دیں تکیہ کے پاس قریباً تیس چالیس احراری بھی تھے لالہ وزیر چند احراریوں کی طرف چلے گئے۔ اور قریباً آدھ گھنٹہ وہیں رہے۔ اور چونکہ وہ واپس نہ آئے۔ احمدیوں نے قبر بنادی اور دعا کر کے آگئے احراریوں میں سے میں لبھو نائی۔ عبدالستار اور برکت علی خوجہ کو شناخت کرتا ہوں۔ میری موجودگی میں ہی جنازہ پڑھا گیا تھا۔ جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے پڑھایا تھا۔ قبرستان کو جاتے ہوئے میں نے یا میرے کسی ساتھی نے کوئی لاٹھی نہیں پکڑی ہوئی تھی۔ جو فوٹو مجھے دکھایا گیا ہے۔ ۱۹ جون کو قبرستان میں جو نظارہ تھا۔ یہ اسی کا ہے۔ اس میں عبدالحق پڑا ہوا ہے اس میں میں عبدالرحمٰن جٹ۔ ظہور احمد محمود احمد بھاگلپوری۔ مولوی ارجمند خان صاحبزادہ عبدالحمید اور عبداللہ جان کو شناخت کرتا ہوں۔ ملزم عبدالعزیز اور عبداللطیف مولوی فاضل ہیں۔

بجواب جرح یہ دونو میرے کلاس فیلو نہیں ہیں۔ اس فوٹو میں نہ تو اسسٹنٹ سب انسپکٹر ہے۔ اور نہ کوئی سپاہی۔ میں نے قریباً پندرہ بیس احراریوں کے پاس قبرستان میں لاٹھیاں دیکھی تھیں۔ میں نے کسی کے ہاتھ میں کوئی چھڑی یا یونیفارم ڈنڈا نہیں دیکھا۔ میں دونوں حلقوں کے درمیان جا کر کھڑا ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میرے سوا وہاں کوئی اور بھی کھڑا تھا یا نہیں۔ پولیس والے تھے۔ مزید کہا کہ تھے تو سہی مگر نام یاد نہیں۔ پندرہ کے قریب ہوں گے۔ منتشر حالت میں کھڑے تھے۔ میں نے عبدالرزاق کو جنوب مشرق کی طرف فوٹو لیتے دیکھا تھا۔ عبدالحق بھی اسی طرف تھا۔ میں عبدالحق کو دس گیارہ سال سے جانتا ہوں۔ فوٹو میں اس کا چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ جب میں احمدیہ چوک میں پہونچا تو وہاں ڈیڑھ صد کے قریب لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں نے حضرت مرزا شریف احمد کو چوک میں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے قبرستان جانے کے لئے ارشاد نہیں فرمایا تھا۔ کچھ احمدی میرے بعد بھی قبرستان میں پہونچے مگر میں ان کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ میرے تینوں ساتھی مجھ سے قبرستان میں جدا ہو گئے تھے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہاں کھڑے ہوئے۔ دونوں دائروں میں آٹھ دس قدم کا فاصلہ تھا۔ میں قبر سے دو قدم کے فاصلہ پر کھڑا تھا۔ مجھے پولیس میں نہیں بلایا گیا تھا۔ اور نہ میں وہاں گیا تھا:۔

بیان گواہ محمود احمد صاحب بھاگلپوری

میں ۱۹ جون کو قبرستان میں گیا تھا ساڑھے سات بجے۔ جب میں گھر سے نکلا۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب ملے پھر مولوی عبداللطیف صاحب اور پھر مولوی محمد صدیق صاحب احمدیہ چوک میں ملے۔ پھر ہم چاروں اکٹھے ہی قبرستان میں گئے۔ وہاں تین چار سو احمدی جمع تھے اور دو دائرے بنا رکھے تھے۔ ایک قبر کے بالکل پاس اور دوسرا چند قدم پرے عبدالحق مضروب ایک چھوٹے سے گڑھے میں چند قدم کے فاصلہ پر لیٹا ہوا تھا۔ گڑھا چھ سے نو انچ گہرا تھا۔ حافظ عبدالرزاق صاحب کو کیمرہ کے ساتھ میں نے وہاں دیکھا تھا۔ ایک فوٹو بھی میرے سامنے لیا گیا تھا۔ یہ فوٹو اسی نظارہ کا ہے۔ اس میں میں بھی کھڑا ہوں۔ میں کور کی وردی میں نہیں تھا۔ میں نے بغیر بازوؤں کے بنیان اور کامی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ فوٹو میں میں عبدالرحمٰن جٹ۔ فتح محمد درزی۔ عطاء الرحمٰن پسر نظام جان۔ مولوی ارجمند خان۔ مفتی فضل الرحمٰن۔ صاحبزادہ عبدالحمید۔ چودہری ظہور احمد۔ عبداللہ جان اور ناصر شاہ کو شناخت کرتا ہوں۔ عبدالحق بھی لیٹا ہوا ہے۔ ان لوگوں میں سے اکثر کو میں نے اس موقعہ پر دیکھا تھا۔ فوٹو گرافر کے ساتھ دو معاون یعنے محمد اسحٰق اور محمد امین تھے:۔

Digitized by Khilafat Library

میرے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد لالہ وزیر چند بھی وہاں آ گئے۔ اور احمدیوں سے کہا کہ قبر مت بناؤ۔ چودھری ظہور احمد نے کہا کہ اس طرح لاش کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اگر روکنا ہے تو تحریری آرڈر دیں۔ میں نے وہاں قریباً تیس چالیس احراری بھی ایک بوہڑ کے درخت کے نیچے بیٹھے دیکھے تھے۔ لالہ وزیر چند صاحب قبر بنانے سے روک کر احراریوں کی طرف چلے گئے تھے۔ اور پھر واپس نہیں آئے۔ قریباً آدھ گھنٹہ انتظار کے بعد احمدیوں نے قبر بنا دی۔ دعا کی اور واپس ہو گئے۔ میرے سامنے کسی احراری کو نہیں پیٹا گیا۔ میں عبد الحق نیچہ بند کو جانتا ہوں۔ اس کی دوکان میری دکان سے ۱۷-۱۸ قدم پر ہے۔ احرار آفس اس کی دکان سے متصل ہے۔

بجواب جرح۔ کل بیس پچیس احمدیوں کے پاس لاٹھیاں۔ سوٹیاں وغیرہ تھیں عبد الکریم صاحب مجھے مسجد دار الفضل کے پاس ملے تھے۔ میں اپنی دکان کی طرف جا رہا تھا۔ میں پہلے دکان پر گیا اور احمدیہ چوک کے راستہ سے قبرستان کو گیا۔ میری دکان ڈاک خانہ سے ڈیڑھ سو قدم کے فاصلہ پر ہو گی۔ چوکی پولیس کی طرف سے اگر جائیں۔ تو قبرستان نسبتاً نزدیک ہے۔ احمدیہ چوک میں میں نے کوئی مجمع نہیں دیکھا۔ ہم احمدیہ چوک میں اس لئے گئے تھے۔ کہ مولوی عبد الکریم نے کہا تھا۔ کہ جنازہ احمدیہ چوک میں ہو گا۔ مجھے یاد نہیں احمدیہ چوک میں مجھے کس نے بتایا کہ جنازہ یہاں نہیں ہو گا۔ چھ سات احمدی قبرستان کو جاتے ہوئے میں نے رستہ میں دیکھے مجھے یاد نہیں کہ رستہ میں کون کون ملا۔ میں اور میرے ساتھی وہاں پہنچ کر منتشر ہو گئے۔ مجھے وہ اس فوٹو میں نظر نہیں آتے۔ جب میں پہنچا ہوں، قبر کھودی جا رہی تھی۔ یاد نہیں کون کون کھود رہا تھا۔ ولی محمد ملزم کو میں نے وہاں نہیں دیکھا۔ میرے پہنچنے کے دس منٹ بعد قبر کھودی گئی تھی۔ نماز جنازہ تدفین سے پہلے پڑھی گئی تھی۔ جنازہ پڑھنے کے وقت حلقے توڑے نہیں گئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ کوئی احمدی لالہ وزیر چند سے قبر مکمل کرنے کی اجازت لینے کے لئے گیا یا نہیں۔ میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا تھا۔

بجواب مکرر جرح:۔ میں ولی محمد ملزم کو پہلے سے جانتا ہوں۔

بجواب عدالت:۔ میں نے عبد الحق کے کوئی نمایاں چوٹ یا زخم نہیں دیکھا تھا۔ اگرچہ معلوم ہوتا تھا کہ اسے کوئی معمولی چوٹ آئی ہے۔ میں نے اس کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ نہ ہی کسی سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے۔ میں نے بعض لڑکوں کو باتیں کرتے سنا تھا۔ کہ پولیس نے اسے مارا ہے۔

بیان گواہ بابو محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر

۱۶ جون کو میں بھی قبرستان گیا تھا۔ سات بجے کے قریب پہنچا تھا۔ دو اڑھائی سو احمدی وہاں تھے۔ بعض نے دائرہ بنایا ہوا تھا۔ باقی منتشر تھے انہوں نے بعد میں ایک اور دائرہ بنا لیا تھا۔ عام لباس میں تھے۔ چالیس پچاس احراری بھی ایک بوہڑ کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ مہتہ عبد الرزاق نے ایک فوٹو میری موجودگی میں لیا تھا۔ یہ فوٹو اسی نظارہ کا ہے۔ لالہ وزیر چند قریباً آدھ گھنٹہ بعد وہاں آئے تھے وہ سیدھے قبر کی طرف آئے اور احمدیوں کو روک دیا کہ قبر مت بناؤ۔ چودھری ظہور احمد نے کہا کہ روکنا ہے تو تحریری آرڈر دو۔ دوسرے فوٹو کا نظارہ بھی میں نے وہاں دیکھا تھا۔ اس میں میں مفتی فضل الرحمن اور لالہ وزیر چند کو پہچانتا ہوں۔ جب فوٹو لیا جانے لگا۔ تو جو سپاہی قبر کے پاس کھڑے تھے۔ فوٹو کی زد سے نکل کر ایک طرف ہو گئے۔ میرے پاس کوئی لاٹھی نہیں تھی میرے قریباً دس منٹ بعد مولوی عبد اللطیف ملزم آیا تھا۔ میرے سامنے جنازہ دائروں سے باہر پڑھا گیا تھا۔ اور جب نماز ہو رہی تھی۔ اس وقت بھی دائرے قائم رہے۔ اور دوسرے لوگ جو دائروں میں شامل نہیں تھے۔ انہوں نے جنازہ پڑھا تھا۔ وہ بیس پچیس آدمی ہوں گے۔

بجواب جرح۔ میں دو دائروں کے درمیان جا کر کھڑا ہوا تھا۔ جب میں پہنچا۔ ایک احمدی قبر کھود رہا تھا۔ مجھے یاد نہیں وہ کون تھا۔ ایک حوالدار اور کچھ سپاہی قبر کھودنے میں مزاحمت کر رہے تھے۔ جب انہوں نے کیمرہ کا منہ اپنی طرف دیکھا۔ تو ہٹ گئے۔ جب میں گیا۔ پہلا دائرہ بنا ہوا تھا۔ چار یا پانچ سپاہی تھے۔ اور دائرہ سات آٹھ احمدیوں نے بنایا ہوا تھا۔ چار پانچ احمدی بھی اندر تھے۔ جب کیمرہ سامنے آیا۔ تو پولیس والے حلقہ توڑ کر باہر نکل گئے۔ میں نے دوسرا دائرہ بنائے جانے کے متعلق کسی کی طرف سے کوئی حکم نہیں سنا۔ مجھے اندازہ نہیں۔ کہ بیرونی حلقہ کتنے آدمیوں نے بنایا ہوا تھا۔ تیس چالیس قریباً ہوں گے

بجواب عدالت:۔ جب میں پہنچا۔ عبد الحق اندرونی حلقہ سے باہر لیٹا ہوا تھا۔ اور سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتا تھا بظاہر اسے کوئی چوٹیں معلوم نہ ہوتی تھیں مگر میں اس کے پاس نہیں گیا۔ ان دونو فوٹوؤں میں میں نہیں ہوں۔ کل دو اڑھائی سو احمدی تھے۔

میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا تھا۔ نہ مجھے پولیس نے بلایا تھا۔

اس کے بعد کارروائی ختم ہوئی اور مزید سماعت کل پر ملتوی ہوئی۔ مضروب کا ایکس رے کرانے کے لئے ۹ نومبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔ جب امرتسر میں اس کا ایکس رے ہو گا۔

۷ نومبر کو حسب ذیل شہادتیں گزریں:

بیان گواہ محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر

میں وقوعہ کے روز قبرستان گیا تھا۔ میں جب وہاں پہنچا تو دو حلقے بنے ہوئے تھے۔ کل اڑھائی تین سو احمدی وہاں جمع تھے۔ جن میں سے بعض نے دو حلقے بنائے ہوئے تھے۔ عبد الحق اندرونی حلقہ سے باہر پڑا تھا۔ عبد العظیم ملزم میرے ساتھ گیا تھا۔ ایک اور صاحب ساتھ تھے۔ جن کا نام میں نہیں جانتا۔ عبد الحق کو میرے سامنے نہیں مارا گیا جب میں پہنچا۔ لالہ وزیر چند صاحب وہاں تھے۔ میں نے کوئی فوٹوگراف نہیں دیکھا۔ ۳۵-۴۰ احراری بھی بوہڑ کے درخت تلے بیٹھے تھے۔ ہمارے جانے کے ۱۵-۲۰ منٹ بعد احمدی واپس آ گئے۔ نماز جنازہ کا مجھے علم نہیں قبر مکمل کرنے کے بعد دعا ہوئی تھی۔

بجواب جرح۔ عبد العظیم میرے ساتھ میری دکان کے قریب شامل ہوا تھا۔ میں بیرونی حلقہ سے دو چار قدم پرے کھڑا ہوا تھا۔ حلقہ بنانے والوں کی صحیح تعداد مجھے معلوم نہیں۔ میری طرف ۴۰-۵۰ تھے۔ اندرونی حلقہ کے بنانے والے میری طرف دس بارہ تھے۔ میں نے کوئی لاٹھی وغیرہ کسی کے پاس نہیں دیکھی۔ جن لوگوں نے حلقہ نہیں بنایا ہوا تھا۔ وہ اڑھائی تین سو ہوں گے۔ جب میں پہنچا لالہ وزیر چند احراریوں کے پاس تھے۔ حلقے دعا کے بعد توڑے گئے۔ توڑنے کے لئے کوئی احکام نہیں دیئے گئے تھے۔ میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا تھا

بجواب مکرر جرح۔ مجھے پولیس نے بیان لینے کے لئے نہیں بلایا تھا۔ کل احمدی جن میں حلقوں والے بھی شامل تھے۔ اڑھائی تین سو تھے۔

بیان گواہ مولوی نور احمد صاحب

میں مولوی فاضل ہوں۔ میں بھی وقوعہ کے روز قبرستان گیا تھا۔ دو حلقے بنے ہوئے تھے۔ اور میں ان سے باہر کھڑا ہو گیا۔ میں نے صرف ایک سپاہی کو قبر پر کھڑے دیکھا تھا۔ لالہ وزیر چند احراریوں کے پاس کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ ۳۵-۴۰ احراری تھے۔ میرے جانے کے پانچ سات منٹ بعد عبد الحکیم ملزم محمد حسین ٹیلر ماسٹر اور مولوی عطاء اللہ صاحب آئے۔ میرے سامنے کوئی مار پیٹ نہیں ہوئی۔ میں نے عبد الحق کو قبر کے جنوب کی طرف پڑے دیکھا تھا عبد الرزاق کو معہ کیمرہ وہاں دیکھا تھا

Digitized by Khilafat Library

ملزم عبداللطیف مولوی فاضل میرا کلاس فیلو ہے۔ عبدالعزیز ملزم بھی مولوی فاضل اور میرا کلاس فیلو ہے۔ محمد تقی ملزم بھی مولوی فاضل تک تعلیم یافتہ ہے

بجواب جرح۔ اندرونی حلقہ بنانے والے اندازاً سات آٹھ آدمی تھے۔ چار پانچ لاٹھیاں انہوں نے باہم پکڑی ہوئی تھیں۔ مجھے یاد نہیں کسی نے دو لاٹھیاں پکڑی ہوں۔ بیرونی حلقہ بنانے والے جو میری طرف تھے۔ وہ چالیس پچاس تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ ان کے پاس لاٹھیاں تھیں یا نہیں۔ وہ باہم مل کر کھڑے تھے۔ میں بیرونی حلقہ سے باہر چار پانچ گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو گیا تھا۔ دونوں حلقوں کے مابین کوئی احمدی میں نے نہیں دیکھے۔ اس وقت اندرونی حلقہ میں کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا۔ ایسے بھی احمدی تھے جو کسی حلقہ میں نہیں تھے مگر مجھے ان کا کوئی اندازا نہیں۔ میں جب جا رہا تھا۔ کئی اکا دکا اور احمدی بھی جا رہے تھے۔ مجھے اندازا نہیں کتنے تھے۔ نہ میں ان سے کسی کو جانتا ہوں۔ میں نے قبر نہیں دیکھی۔ صرف آواز سنی۔ کہ قبر بنا دی جائے۔ اور پھر دعا کے بعد لوگ واپس آ گئے۔ میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا۔

بجواب مکرر جرح۔ مجھے پولیس نے بیان کے لئے نہیں بلایا تھا۔

بجواب عدالت۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ عبدالحق کو بعض احمدیوں نے مارا ہے لیکن میں نے یہ معلوم نہیں کیا۔ کہ کس نے مارا ہے۔

بیان گواہ مولوی عبدالکریم صاحب

وقوعہ کے روز میں قبرستان گیا تھا جب میں پہونچا دو حلقے بنے ہوئے تھے میرے ساتھ ملزم عبداللطیف۔ محمد صدیق اور محمود احمد بھاگلپوری تھے۔ میرے سامنے کوئی مار کٹائی نہیں ہوئی۔ میرے قریباً دس منٹ بعد لالہ وزیر چند صاحب آئے

میں نے عبدالحق کو لیٹے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ دونوں دائروں کے درمیان تھا میں نے عبدالرزاق فوٹوگرافر کو مع کیمرہ دیکھا تھا۔ میں نے وہاں کوئی احراری نہیں دیکھے۔ ولی محمد ملزم کی دوکان بازار میں ہے۔ ملزم محمد حیات کی دوکان احمدیہ بازار میں ہے۔ محمد بوٹا کی دوکان پولیس چوکی کے پاس ہے۔

بجواب جرح۔ جب میں گھر سے چلا تو محمود احمد بھاگلپوری مسجد دارالفضل کے پاس مجھے ملا۔ جب میں گھر سے نکلا۔ تو کسی نے مجھے بتایا کہ سنگو کی لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ اور احراری لاش کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا۔ میں اس ارادہ سے گیا تھا۔ کہ اگر وہ ہماری لاش کی بے حرمتی کریں گے۔ تو انہیں روکیں گے۔ میں نے لاٹھی کوئی نہیں لی۔ محمود احمد کو میں نے بتایا۔ میں نے اسے کہا کہ جنازہ کے لئے احمدیہ چوک کی طرف چلیں۔ راستہ میں مولوی عبداللطیف ملزم مجھے ملا تھا۔ چوک میں کسی نے بتایا۔ کہ جنازہ قبرستان میں چلا گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب چوک میں تھے مگر کوئی بات ان سے نہیں ہوئی۔ جاتے ہوئے میں نے پانچ سات آدمی ادھر جاتے دیکھے کوئی واقف نہیں ملا۔ میں دونوں حلقوں سے باہر کھڑا ہوا تھا۔ میں نے قریباً سو آدمی دیکھے۔ جو کسی حلقہ میں شامل نہیں تھے۔ بیرونی حلقہ میں میں نے صرف ۲۰-۲۵ آدمی دیکھے تھے۔ ان میں سے ایک آدھ کے پاس لاٹھی ہوگی قبرستان میں میری دائیں جانب قاضی بشیر احمد کھڑے تھے۔ اندرونی حلقہ بنانے والے آٹھ دس آدمی تھے۔ ان کے پاس تین چار لاٹھیاں تھیں۔ دونوں حلقوں کے درمیان کچھ پولیس والے اور کچھ احمدی تھے جب میں پہونچا ملزم ولی محمد قبر کھود رہا تھا۔ اور پولیس کے آدمی احمدیوں کو دھکے دے

کر اندرونی حلقہ کو توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ بیرونی حلقہ کے اندر تھے۔ میں نے کوئی پولیس مین اندرونی حلقہ کے اندر نہیں دیکھا۔ پولیس والے حلقہ توڑ رہے تھے۔ کہ کیمرہ والے نے جب کیمرہ سامنے کیا۔ تو پولیس والے پرے ہٹ گئے کیمرہ دوسرے حلقہ کے چند آدمی ہٹا کر وہاں رکھا ہوا تھا۔ میں نے خیال نہیں کیا۔ کہ فوٹوگرافر دونوں حلقوں کے درمیان آیا یا نہیں۔ لالہ وزیر چند بیرونی حلقہ کو توڑ کر اندر گئے۔ اور اندرونی حلقہ کے بعض آدمیوں کو ہٹا کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے لالہ وزیر چند پہلے اکیلے آئے تھے۔ مگر بعد میں ایک سپاہی بھی آ گیا۔

بیان گواہ مولوی عطاء اللہ صاحب

میں وقوعہ کے روز قبرستان گیا تھا۔ ملزم عبدالعظیم میرے ساتھ تھا۔ میں جا کر بیرونی حلقہ سے ایک دو قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہو گیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں اندر کیا ہو رہا تھا۔ آخر میں دعا ہوئی تھی۔ میرے جانے کے دس پندرہ منٹ بعد لوگ واپس آ گئے تھے۔

بجواب جرح۔ عبدالعظیم ملزم مجھے جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل واقعہ محلہ دارالعلوم میں ملا تھا۔ وہ وہیں رہتا ہے۔ پہلے ہم احمدیہ چوک میں گئے۔ جاتے ہوئے میں نے پانچ سات آدمی جاتے دیکھے تھے۔

بیان گواہ محمد شفیع صاحب

میری دوکان محلہ دارالرحمت میں ہے میں بھی قبرستان گیا تھا۔ راستہ میں مجھے مولوی محمد تقی ملزم قبرستان سے ایک دو کھیت ادھر ملا تھا۔ میرے پہونچنے کے بعد کوئی مار پیٹ نہیں ہوئی۔ عبدالحق دونوں دائروں کے درمیان پڑا تھا۔ وہ سر کو ہاتھ کا سہارا دیئے پڑا تھا۔ ایک فوٹوگرافر کو وہاں دیکھا تھا۔

بجواب جرح۔ محمد تقی کے ساتھ بشیر احمد خان بھی تھا۔ یہ پیچھے سے آ کر مجھے ملے تھے۔ میں راستہ میں کسی اور آدمی

کو نہیں ملا۔ بعض آتے جاتے دیکھے تھے۔ میں حلقہ سے باہر کھڑا ہو گیا تھا۔ اور مولوی محمد تقی اندر چلا گیا تھا۔ مجھے خیال نہیں میرے اردگرد کون لوگ کھڑے تھے۔

بیان گواہ محمد بشیر خان

میں قبرستان میں گیا تھا۔ میرے ساتھ ملزم محمد تقی تھا۔ یہ میرے مکان کے سامنے مجھے ملا تھا۔ وہاں میں نے دو دائرے دیکھے تھے۔ تین چار سو احمدی وہاں تھے میری موجودگی میں کوئی مار کٹائی نہیں ہوئی محمد شفیع کو بھی میں نے آگے آگے جاتے دیکھا تھا۔

بجواب جرح۔ میں اور ملزم محمد تقی مختلف محلوں میں رہتے ہیں۔ اور بھی کئی لوگ میرے آگے پیچھے جاتے تھے۔ مگر مجھے کسی کا نام یاد نہیں۔ ملزم محمد تقی میرا ہم پیشہ ہے۔

بیان گواہ الہدین

میں قبرستان میں گیا تھا۔ میں اور شیخ فیض قادر صاحب مشار ہوزری سے نکلے تو ملزم عبدالعزیز ملا۔ اور ذرا آگے جا کر ماسٹر فضل داد صاحب ملے۔ دو حلقے بنے ہوئے تھے۔ اور عبدالحق درمیانی جگہ میں پڑا ہوا تھا۔ میں نماز جنازہ میں شامل ہوا تھا۔ اور آخر میں دعا بھی ہوئی تھی۔

بجواب جرح۔ میری تنخواہ ۲۵ روپے ہے۔ جنازہ میں ۳۰۰-۴۰۰ آدمی شامل تھے کل آدمی تین چار سو تھے۔ دو تین احمدی دونوں حلقوں کے درمیان تھے۔ جو کسی کو اندر آنے نہیں دیتے تھے۔ تیس چالیس آدمیوں کے پاس لاٹھیاں چھڑیاں وغیرہ تھیں۔ میں بیرونی حلقہ سے دس پندرہ قدم کے فاصلہ پر بیٹھ گیا تھا۔ میرے ساتھی مجھ سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ مجھے کسی آدمی کا نام یاد نہیں۔ جو میرے اردگرد بیٹھا ہو۔ بعض لوگ رستہ میں جاتے بھی دیکھے۔ مگر کسی کا نام یاد نہیں۔

اس کے بعد گواہ محمد علی سابق محرر چوکی قادیان کا بیان بعض رپورٹوں کی تصدیق

بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدنا ہر انسان کو ہردلعزیز بناتا ہے انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library